صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 25 جون 2012ء بمطابق 4 شعبان 1433ہجری بعداز دوپہر چھ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

فَأَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفً۬ا‌ۚ فِطۡرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيۡہَا‌ۚ لَا تَبۡدِيلَ لِخَلۡقِ ٱللَّهِ‌ۚ ذَٲلِكَ ٱلدِّينُ ٱلۡقَيِّمُ وَلَـٰكِنَّ أَڪۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَO " مُنِيبِينَ إِلَيۡهِ وَٱتَّقُوهُ وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُواْ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَO مِنَ ٱلَّذِينَ فَرَّقُواْ دِينَهُمۡ وَكَانُواْ شِيَعً۬ا‌ۖ كُلُّ حِزۡبِۭ بِمَا لَدَيۡہِمۡ فَرِحُونَ۔

(ترجمہ): سو تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھو اللہ کی دی ہوئی قابلیت کا اتباع کرو جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کی ہوئی چیز کو جس پر اس نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا ہے بدلنا نہ چاہیئے پس سیدھا دین یہی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ تم خدا کی طرف رجوع ہو کر فطرت الٰہیہ کا اتباع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں سے مت رہو۔ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور بہت سے گروہ ہو گئے ہر گروہ اپنے اس طریقہ پر نازاں ہے جو ان کے پاس ہے۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: حافظ اختر علی صاحب 25-06-2012تا26-06-2012، غنی داد خان 25-06-2012، سید جعفر شاہ صاحب 25-06-2012تا28-06-2012، وجیہہ الزمان خان صاحب 25-06-2012، حاجی ہدایت اللہ خان صاحب 25-06-2012، یاسمین پیر محمد خان 25-06-2012، مرید کاظم شاہ صاحب 25-06-2012، راجہ فیصل زمان صاحب 25-06-2012، جاوید عباسی صاحب 25-06-2012، ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 25-06-2012، سمیع اللہ خان علیزئی صاحب 25-06-2012، عنایت اللہ خان جدون صاحب25-06-2012۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال2011-12 پر بحث ورائے شماری

Mr. Speaker: Minister for livestock, please move your Demand No. 23.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): Sir, on behalf of Minister for livestock

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/50 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 50 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Fisheries.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The hon`able Minister for Irrigation, please move your Demand No. 24.

سید احمد حسین شاہ (وزیر آبپاشی): شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 31 کروڑ 37 لاکھ 74 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved_that a sum not exceeding rupees 31 crore, 37 lac, 74 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Irrigation.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب۔ آپ کے ہاں تو ایریگیشن ہے نہیں، آپ کس پر بات کر رہے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ منسٹر ایریگیشن بالکل صاف، شفاف، تازہ اور نئے ہیں اور ابھی پوری کمانڈ بھی انہوں نے نہیں سنبھالی ہوگی اپنے محکمے کی لیکن چونکہ Competent آدمی ہیں اور قابل آدمی ہیں تو مجھے امید ہے کہ وہ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔ ایک تو بہت بڑا مسئلہ ہوا تھا بلا مبٹ ایریگیشن کا اور میں نے کہا تھا کہ یہ ایریگیشن سکیم مکمل نہیں ہے، بہت زیادہ وثوق سے میں نے کہا تھا۔ مجھے آنریبل بشیر خان بلور نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ مکمل ہے اور ایک سیکرٹری کی انہوں نے تحریر بھی مجھے دکھائی بعد میں، کہ یہ مکمل ہے۔ اللہ تعالیٰ بھلا کرے جناب زمین خان کا، زمین خان نے کھڑے ہو کر میرے موقف کی تائید کی ہے کہ یہ تو مکمل نہیں، نامکمل ہے اور جناب سپیکر، ایک بہت عجیب بات یہ ہے کہ وزیراعلیٰ محترم گئے ہیں اس کے افتتاح کیلئے اور وزیراعلیٰ کو سکیم سے بہت دور لے جایا گیا، سکیم پر وہ نہیں گئے۔ جہاں افتتاح کیا اور جہاں سکیم ہے، وہ دور دور ہیں۔ میں نے مصدقہ اطلاعات پر جب یہ کہا تو مجھے بشیر خان بلور نے یہ جواب دیا کہ یہ سکیم مکمل ہے اور Already اس کا افتتاح ہو چکا ہے۔ اب زمین خان کی اس تائید کے بعد یہ سمجھ میں آگیا ہے کہ معزز وزیر کو غلط انفارمیشن دی گئی ہے اور یہاں ایوان کا استحقاق، مجھے کسٹوڈین کی توجہ بھی چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، بسم اللہ، میں سن رہا ہوں، آپ کو سن رہا ہوں۔

مفتی کفایت اللہ: ایوان کا استحقاق مجروح اس طرح ہوتا ہے کہ ایوان کو غلط اطلاع دی گئی، یہ معزز ایوان ہے اس صوبے کا، اگر یہاں غلط اطلاع دی جاتی ہے اور ذمہ دار لوگ یہ کام کرتے ہیں تو فارسی میں کہا جاتا

ہے "چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"، اگر یہاں سچ اور جھوٹ کو خلط ملط کیا جائے اور غلط انفارمیشن دی جائے تو پھر ہم ٹھیک انفارمیشن کہاں سے مانگیں گے؟ مجھے امید ہے کہ یہ تو خود بھی انہوں نے سوچا ہوگا اور مجھے تسلی کیلئے کوئی ایسی انکوائری دیں گے کہ اس میں اسسٹنٹ، نیچے سات سکیل، آٹھ سکیل کے لوگ اس میں پریشان نہ ہوں بلکہ سیکرٹری لیول کے آدمی کو اگر آپ سسپنڈ کرتے ہیں انکوائری کے بعد اور اس کو معطل کرتے ہیں تو یہ ایک مثال بن جائے گی کہ آئندہ کوئی بھی آدمی غلط انفارمیشن شیئر نہیں کرے گا۔ جناب سپیکر، دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں سرن میں رائیٹ بنک کینال ہے، ہم اس کیلئے بہت کوشش کرتے رہے اور ہم اپنے نمائندوں سے کہتے رہے کہ اس کو ECNEC میں ڈال دیا جائے، بہت مشکل سے اس کی فیزیبلٹی آگئی ہے، اب ہمارا بھی تو اثر ہے، تھوڑا وقت رہتا ہے، مغرب قریب ہے تو میں منسٹر موصوف صاحب سے یہ بھی پوچھونگا کہ اس کی ذاتی دلچسپی بھی ہوگی تو مجھے اس بارے میں کس طرح وہ تسلی دیتے ہیں، میں ذرا ان کو سنوں گا تو اس کے بعد میں فیصلہ کرونگا۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! زه یو عرض د دې باره کښې وکړم۔

جناب سپیکر: ودریږه جی دا لودھی صاحب چې واورو نو بیا ده پسې به تاسو جواب ورکړئ۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ صوبائی گورنمنٹ نے پورے صوبے کیلئے ECNEC سے 20 سمال ڈیم منظور کرائے تھے۔ اس میں ایک میرے حلقے میں چمک میرا U / C چمہڈ میں ایک سمال ڈیم تھا، اس کیلئے فیزیبلٹی رپورٹ بھی ہوگئی، وہاں گئے، دو تین مہینے وہاں مشینیں بھی گئیں، انہوں نے جائزہ بھی لیا، انہوں نے اس کو Feasible کیا، اب اس کے بعد نہ مجھے وہ سکیم مل رہی ہے، نہ مجھے اس کا کوئی جواب صحیح مل رہا ہے کہ بھئی وہ سکیم ہوگئی ہے یا کہ نہیں ہوگئی ہے؟ کیونکہ میں نے لوگوں میں اناؤنس کر دیا کہ مجھے صوبائی گورنمنٹ نے، یہ یہ Approved ہوگئی ہے اور یہ سکیم دے دی ہے اور بڑی سکیم ہے، 22، 25 کروڑ کی سکیم ہے، اب اس کا مجھے معلوم نہیں ہے، تو میں نے وزیر صاحب سے ریکویسٹ بھی کی تھی کہ اس کا ذرا پتہ کر کے مجھے جواب دیں تاکہ مجھے آج اس کا صحیح جواب مل جائے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل بشیر بلور صاحب، پہلے ان کا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! بڑی مہربانی۔ مفتی صاحب نے فرمایا، جیسے کہ انہوں نے کہا مجھے اس وقت In writing دیا گیا تھا کہ وہ Complete ہے، میں نے پھر جا کر سی ایم صاحب کو وہ لیٹر دیا، انہوں نے کہا کہ انکوائری کریں گے، جس آفیسر نے یہ غلط رپورٹنگ کی ہے اس کے خلاف ایکشن بھی لیا جائے گا اور یہاں پر فلور آف دی ہاؤس ہمارے فنانس منسٹر صاحب نے بھی یہ کہا تھا کہ Complete ہے مگر کوالٹی وائز بہت خراب ہے تو اس کیلئے بھی کمیٹی بنائی ہوئی ہے، اس کی کوالٹی بھی چیک کریں گے۔ باقی جو آپ کے کوئسچنز ہیں، اس کا جواب ایریگیشن منسٹر صاحب دیں گے، میں صرف اپنی Self explanation کر رہا تھا۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر فار ایریگیشن، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ان کی بھی سنیں، نلوٹھا صاحب کی خیر ہے جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! میں شکریہ ادا کرونگا، منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج آپ نے وزیر اعلیٰ صاحب کو دیکھ لیا، بس سب اٹھیں گے آج، حالانکہ اس دن سب آرام سے بیٹھے تھے۔ ابھی آپ کے پیچھے نصیر محمد بھی ہاتھ اٹھا رہا ہے، سب اٹھا رہے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں کوئی مطالبہ سپیکر صاحب! نہیں کرونگا، میں منسٹر صاحب کا، وزیر اعلیٰ صاحب بھی آ گئے ہیں، حکومت کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس سال کی اے ڈی پی میں میرے حلقے میں کیالہ ڈیم کی منظوری دی، میں اس پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ نصیر محمد خان خو به یو خبره کوی قیصه به نه کوی، جی نصیر محمد خانه!

جناب نصیر محمد میداد خیل: تا سو څه عرض وکړو؟ حکم وکړو سر؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، بسم اللہ جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مونږ د غرق کړو، مونږه د لکی ته بوتلو او پخپله بیا غائب وي۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: تاسو جی هیلی کاپټر کښې راغلی وئ او مونږه پیدل-----

جناب سپیکر: دومره صفتونه د کول۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: مونږ پیدل روان وو، تاسو هوا کښې لاړئ او بیا راغلئ سر۔ چې مونږ د رتلو تاسو راغلی وئ جی۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ لوگوں نے کہا تھا کہ بس اتنا ٹھنڈا ہے، نتھیا گلی سے ٹھنڈا ہے اور نتھیا گلی سے اونچا ہے اور ایسا سر سبز ہے اور یہ ہے وہ ہے۔ میں نے خود جا کر، میں نے سب کچھ دیکھ لیا، میں اس پر بعد میں بات کرونگا، میں اس کے بعد بات کرونگا، میرے دو دن آپ لوگوں نے برباد کر دیئے جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ پہلے تو ہم یہی گلہ آپ سے کریں گے کہ آپ ہمارے حلقے میں آئے اور حلقہ میرا اور مجھے اطلاع تک نہیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا-----

جناب سپیکر: آپ شکریہ، آپ شکریہ ادا نہیں کرتے کہ آپ-----

جناب نصیر محمد میداد خیل: ہم مانتے ہیں کہ آپ بڑے لوگوں کی دعوت پر آئے تھے، کم از کم ہمیں بھی اطلاع کر دیتے-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں، دعوت نہیں تھی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: ہم بھی آپ کے استقبال کیلئے وہاں حاضر ہوتے، کم از کم ایک ہار تو پہنا دیتے لیکن آپ کو ہمارا ہار پہنانا بھی شاید اچھا نہیں لگا-----

جناب سپیکر: وہ میں آؤنگا، جب میں نے کچھ دیکھا ہے تو اس کیلئے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: یہی تو ہمیں گلہ ہے کہ جی، ہمیں-----

جناب سپیکر: وزیر اعلیٰ صاحب آج آئے ہیں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: وہاں سے فون آ رہے تھے کہ سپیکر صاحب آئے تھے اور انور خان کے ساتھ اوپر بھی چڑھ گئے اور نیچے بھی آ گئے اور ہمیں پتہ تک نہیں چلا، بہر حال جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: میں آپ کا پر فضاء مقام دیکھنے آیا تھا۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: ہمارے لئے تو وہی پر فضاء ہے جی جو ہمارے نصیب میں ہے، اس جگہ کو ہم بہتر سمجھتے ہیں------

جناب سپیکر: جی بسم اللہ پڑھیں، جی پڑھیں جو کچھ کہنا ہے، آج پڑھیں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: اچھا جی۔ جناب سپیکر، چونکہ یہ ایریگیشن سے متعلقہ کٹ موشنز ہیں لیکن اس وقت ہمارے چیف منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں اور شاید لگتا ایسا ہے کہ آخری دن بھی ہے تو یہ شاید ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہماری کٹ موشنز پر وزیر اعلیٰ صاحب خود یہاں پر تشریف فرما ہیں، میں جناب سپیکر، ایریگیشن کے ساتھ ساتھ دو تین اور نکات بھی اٹھاؤنگا اور آپ کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، آپ صرف اس کٹ موشن پر، ایریگیشن میں کیا مسئلہ ہے، وہ اٹھالیں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: بس جی میں یہ اٹھاؤنگا کہ دو تین الفاظ میں میں اپنی تقریر ختم کرونگا۔ نمبر ایک ایریگیشن میں میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ہمارا علاقہ بھی رود کوہی کے نظام میں شامل کیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رود کوہی؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: رود کوہی، یہ جو پہاڑ سے پانی آتا ہے، پہاڑ تو الحمد للہ آپ نے دیکھ لیے ہیں، اس سے جو پانی آتا ہے تو اس کے ذریعے سے ہماری زمینیں سیراب ہوتی ہیں اور اس کو اے ڈی پی میں صرف دو اضلاع کو شامل کیا گیا ہے، تیسرے ضلع لکی مروت کو بھی اے ڈی پی کی اس شق میں یا اس کلاز میں شامل کر دیا جائے۔ جناب سپیکر، آپ کے توسط سے میں محترم وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ پوچھونگا کہ پچھلے سال اسی مقام پر انہوں نے ایک انکوائری کا وعدہ کیا تھا اور میں نے ان کو درخواست بھی دی، انکوائری 'مارک' بھی ہوئی لیکن جس طرح پورے ملک میں ہم سنتے ہیں کہ وزیر اعظم صاحب اور وزیر داخلہ انکوائری کا حکم تو دے دیتے ہیں، بعد میں انکوائری کا پتہ نہیں چلتا، ایک سال گزرنے کے بعد آج پھر اسی طرح بجٹ کا موقع ہے تو میں محترم وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ جو Application میں نے دی تھی اور اس میں میں نے ثبوت بھی دیئے تھے کہ وہ سکیم سرکاری اہلکاروں کے ذریعے سے پایہ تکمیل تک پہنچ رہی ہے، کیا سرکاری اہلکاروں کو ٹھیکیداری کے کام کی بھی اجازت ہے، حکومت دے رہی ہے؟ اگر دے رہی ہے تو ہمیں بھی بتا دیا جائے تاکہ پورے جہاں پہ ہمارے جتنے بھی سرکاری اہلکار ہیں، وہ اپنا بھی کاروبار چلا سکیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ٹھیک۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: دوسری بات، یہ ابھی جو یہاں پر تلاوت کی گئی، اس میں جو ترجمہ کیا گیا، اللہ سے ڈرتے رہو، کیا واقعی ہم اللہ سے ڈرتے ہیں؟ بحیثیت مسلمان ہمارا یہ یقین ہے کہ اللہ ہمارا مالک ہے، ہم

نے زیاد درانی کی طرح ایک دن اس کے پاس جانا ہے۔ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ زکواۃ جو حقوق العباد کے زمرے میں آتی ہے اور زکواۃ کے محکمے کو، زکواۃ کو گڑ کی ریوڑیوں کی طرح ہمارے حکمران غلط طریقے سے استعمال کر رہے ہیں، اس کو غریبوں تک نہیں پہنچایا جا رہا اور وہ درمیان میں کہیں اور چلی جاتی ہے۔ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی، ابھی خالی ایریگیشن کی طرف آجائیں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: ایریگیشن پر میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا، میں اظہار کر چکا ہوں کہ ہمارا باران ڈیم پی ڈی ڈبلیو پی کی طرف چلا گیا ہے، میری درخواست ہو گی کہ اس کو دوبارہ، اس کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیچھے آرہا ہے، اس کے بعد اگر کوئی ضروری بات ہوئی تو میں آپ کو موقع ضرور دوں گا۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں نے رود کوہی کہہ دیا جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: رود کوہی سسٹم میں اس کو جگہ دے دیں، ٹھیک ہے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: اور دوسری بات، میں ایک اور بات کروں گا، آخری بات، اس کے بعد ختم کروں گا کہ میرے پاس یہاں Applications پڑی ہوئی ہیں، میں نے چیف منسٹر، ہمارے پبلک ہیلتھ کی سروسز کیلئے 40 میل دور بندے لگائے گئے ہیں، 40 میل دور، یہ میرے پاس ریکارڈ موجود ہے، چاہیں تو آپ کو دیکھ سکتے ہیں، پہلے دن آپ نے کہا تھا کہ آپ Pursue نہیں کرتے، اسی محترم چیف منسٹر صاحب نے لکھ کر دیا کہ انکوائری، No result اور وہ بندے بھی بھرتی ہوئے، 40 میل دور ایک بندہ ایک ٹیوٹ ویل پر بھرتی ہو رہا ہے، اس کا باپ بھی اس ٹیوب ویل تک نہیں پہنچ سکتا۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان! تا څه وئیل؟

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ منسٹر صاحب بڑے شہنشاہ انسان ہیں، میں ریکویسٹ کروں گا، وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف فرما ہیں کہ ضلع کرک 1982 میں ضلع بنا ہے اور دو بار اسی اسمبلی کے فلور پہ مجھے ایشورنس دلائی گئی کہ ضلع کرک میں ایریگیشن کے دفاتر ہونگے، آج چھ ڈیمز تقریباً کام کر رہے ہیں وہاں پہ مگر ایریگیشن کا ایگزیکٹیو انجینئر آفس ابھی تک وہاں نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ٹھیک۔

ملک قاسم خان خٹک: تو میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کا کیا پروگرام ہے، ابھی بھی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Irrigation, please.

سید احمد حسین شاہ (وزیر آبپاشی): شکریہ جناب سپیکر! اور میں اپنے Colleagues کا مشکور ہوں، شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی وجہ سے چند باتیں ایریگیشن کے بارے میں آج کرنے کا موقع ملا اور سب سے پہلے تو یہ کہ میں نے نیا Portfolio لیا ہے ایریگیشن کا، اس کیلئے میں چیف منسٹر صاحب کا اور اپنی پارٹی کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے ایک انتہائی Important department مجھے Entrust کیا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے جو رہنما ہیں، سارے ان کی موجودگی میں اور ان کی گائیڈنس کے ساتھ پوری کوشش ہوگی کہ ایریگیشن میں جتنا بہتر طریقے سے کام کیا جا سکے، اسے ہم کریں کیونکہ ایریگیشن ایک انتہائی Important department بھی ہے اور تمام لوگوں کا اور تمام میرے ایم پی ایز کا بھی اور تمام عوام کا بھی Concern ہے کیونکہ اس میں ہم زمینوں کو سیراب کرنے کیلئے نہریں اور اس طرح کے کام کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ایریگیشن کو اگر زیادہ سے زیادہ Resources دیئے جائیں تو ہمارے صوبے کی Food security ensure کرنے والا واحد ڈیپارٹمنٹ، آپ کی گورنمنٹ کے اندر ایریگیشن ہے اور ایریگیشن، ایگریکلچر اور فوڈ آپس میں Interlink departments ہیں، ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چلیں تو ہم اپنے اس صوبے کیلئے بہت زیادہ اچھا کام اور بہتر کام کر سکتے ہیں تو میری گزارش یہی ہوگی کہ اس گورنمنٹ کے باہر بھی اور اس گورنمنٹ کے اندر بھی کافی وسائل چیف منسٹر صاحب نے مہیا کئے ہیں، ہم ایریگیشن کیلئے اور اس گورنمنٹ کے بعد بھی زیادہ تر اگر ہم نظر اپنی ایریگیشن ہی پہ رکھیں تو ہمارے صوبے کی فوڈ سیکورٹی کا ایک واحد ذریعہ جو ہے، وہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ ہے۔ چند ایک باتیں جو یہاں پر ہوئیں، جیسے مفتی صاحب نے فرمایا، بلامبٹ ایریگیشن کے بارے میں جس کی Completion report ہمارے پاس ہے اور جو میں نے Briefing لی اپنے ڈیپارٹمنٹ سے، اس کے مطابق تقریباً آدھی نہر کے اندر پانی چھوڑا گیا ہے، Trial basis کے اوپر اور ہمارا Trial basis چھ ماہ سے لیکر ایک سال تک ہوتا ہے۔ اس میں یہ دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی Leakages وغیرہ ہوں تو ان کو Repair کیا جا سکے اور آدھی کینال کے اوپر ابھی پانی نہیں چھوڑا گیا، بہر حال ہمارے کافی سارے ایم پی ایز کا جو Concern ہے، ان علاقوں کا ہے، ان کی یہ شکایت تھی، کچھ کہہ رہے تھے کہ Incomplete ہے، کچھ کہہ رہے تھے، اس کی کوالٹی کم ہے تو اس چیز کو حل کرنے کیلئے اور اس کو منظر عام پر لانے کیلئے فنانس منسٹر صاحب نے بھی یہاں پر Commit کیا تھا، ہمایون خان صاحب نے اپنی سپیچ میں کہ اس کے اوپر ہم انکوائری کمیٹی بنائیں گے۔ بلور صاحب نے بھی مجھے یہی کہا کہ اس کے اوپر انکوائری کمیٹی بنائی جائے تاکہ

صاف بات سامنے آئے، تو اس کیلئے ہم نے انکوائری کمیٹی بنائی ہے جس کے چیئرمین ہمارے ثاقب چمکنی صاحب، ایم پی اے ہیں اور ساتھ میں زمین خان جو DDAC کے چیئرمین بھی ہیں اور ایک ممبر کی حیثیت سے کام کریں اور اسی طرح دو آفیسرز ہمارے ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے اور دو آفیسرز ہمارے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ سے، اس انکوائری کی میں نے ٹیم بنا دی ہے، ان شاء اللہ بہت جلد اس کی جو بھی انکوائری رپورٹ آئے گی تو اپنے بھائیوں کے ساتھ بھی شیئر کریں گے اور اس اسمبلی کے اندر بھی ان شاء اللہ تعالیٰ لے کر آئیں گے۔ Transparent طریقے سے کام اس کے اندر کریں اور ان شاء اللہ آپ کو کوئی شکایت اس سلسلے میں نہیں ہوگی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی، تھینک یو۔ یہ دوسری رود کوہی والی کوئی بات بھی۔

<u>وزیر آبپاشی:</u> اور سر، میں نلوٹھا صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ان کے علاقے میں جو ڈیم کی بات ہوئی ان شاء اللہ اگلے مہینے اس کے ٹینڈرز بھی ہو جائیں گے اور وہاں پہ ڈیم کا کام شروع ہو جائے گا۔ (تالیاں) نصیر محمد خان صاحب نے جو بات کی رود کوہی سسٹم کی، باران ڈیم کی، تو ان شاء اللہ میں نصیر محمد خان صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ان کی مشاورت سے ان دونوں چیزوں پہ کام کریں گے اور ان کو آگے لیکر چلیں گے، اور ملک قاسم صاحب نے جو ایکسیئن ایریگیشن کے آفس کی بات کی ہے، کیونکہ آفس بنانے کیلئے ہمیں Analyses کرنا پڑتے ہیں اور اس کے ایک سسٹم کو Setup کرنا پڑتا ہے اور اس کی فیزیبلٹی دیکھنا پڑتی ہے کہ اس علاقے میں ہم Independent ایکسیئن کا آفس بنا سکتے ہیں یا نہیں؟ تو بہر حال میرا آپ سے وعدہ ہے کہ ان شاء اللہ اس کے اوپر بھی کام کر کے تو آپ کو Positive صورت میں اس کو حل کریں۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، تھینک یو جی۔

<u>وزیر آبپاشی:</u> میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور قلندر لودھی صاحب نے فرمایا سال ڈیم چمک میرہ کے بارے میں، آپ نے مجھے پہلے بھی کہا تھا، میں نے اپنے آفیسرز کو بتا دیا ہے، ان شاء اللہ دو چار دنوں میں اس کی بالکل کلیئر رپورٹ کہ ہمیں اس کی سکیم فیڈرل گورنمنٹ سے آئی ہے یا نہیں آئی یا اس کے اوپر ہم کب کام شروع کر رہے ہیں؟ دو چار دنوں میں کلیئر اس کی جو پوزیشن ہے، ہم آپ کو ان شاء اللہ بتا دیں گے اور اس کے ساتھ ہی سارے اپنے بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں، ان شاء اللہ کوشش ہماری یہ ہوگی کہ جتنا بہتر طور پر ہم ایریگیشن میں کام کر سکیں، ان شاء اللہ کریں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thanks. Now the question before the House is that the Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those

who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Honourable Minister for Industries and Commerce, please move Demand No. 25. Ji, honourable Law Minister, on behalf of Minister for Industries.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 53 لاکھ 62 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت و حرفت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 53 lac, 62 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Industries.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Honourable Minister for Mineral Development, to please move his Demand No. 26.

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/110 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی و انسپکٹریٹ آف مائنز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب! مختصر جی، مختصر ایک بات۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ میرے حلقے میں یہ منرلز ہیں، فاسفیٹ وغیرہ نکل رہی ہے، پچھلے دنوں واقعہ بھی ہوا تھا جس میں گیارہ آدمیوں کی کیجولٹی ہو گئی تھی۔ میں مشکور ہوں گورنمنٹ کا،

ایک جمعہ کو وہ لوگ Expire ہوئے، دوسرے جمعہ تک مجھے ان کے Cheques بھی مل جائیں گے لیکن اس میں پھر روڈز کے ٹینڈرز بھی اب انہوں نے کر دیئے ہیں، وہ بھی میں گورنمنٹ کا مشکور ہوں لیکن اس میں ایک بڑی عام بات ہے جو میں پچھلے سیشن سے، دو تین سال سے لگا آرہا ہوں کہ یہ ایک بڑی پراپرٹی ہے، ایک بڑی انکم والا Source ہے گورنمنٹ کیلئے تو اس کے ریونیو کا کوئی مسئلہ نہیں ہے تو میں ان کو ہمیشہ یہ کہتا ہوں، پی سی ون وغیرہ بھی سی اینڈ ڈبلیو کے پاس پڑا ہوا ہے، میں نے منسٹر صاحب سے کئی دفعہ میٹنگز بھی کی ہیں، وہاں Weight scale گورنمنٹ کی طرف سے لگ جائے، جسے کانٹا کہتے ہیں تاکہ ہمیں پتہ چل جائے کہ ہمارا کتنا Deposit ہو رہا، کتنی نکل رہی ہے اور لوگ کتنی اس میں سے چوری کر رہے ہیں اور پھر آئندہ کیلئے جب آکشن ہو تو گورنمنٹ کے پاس ایک ریکارڈ ہو کہ ہمارے پاس اتنی ہے تو وہ اربوں کا کروڑوں کا مسئلہ اس میں، تو اگر یہ مہربانی کریں، کیونکہ سی اینڈ ڈبلیو کے ذمہ دار بھی بیٹھے ہیں، چیف منسٹر صاحب بھی سن رہے ہیں، اور منرلز کے، تو یہ تھوڑا سا اس میں کر دیں، بیس پچیس-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>وزیر معدنیات، معدنی ترقی:</u> جناب سپیکر! لودھی صاحب سے ہم نے بات کی تھی اور پہلے بھی اس پہ ہماری اور لودھی صاحب کی میٹنگ بھی ہو گئی تھی۔ اصل میں یہ مسئلہ ہائی کورٹ میں ہے، پشاور ہائی کورٹ میں Stay ہے اور لودھی صاحب کی جو Proposal ہے، اس کو ہم ان شاء اللہ جلد از جلد سمری کی شکل میں بھیجیں گے سی ایم صاحب کو اور وہاں پر کانٹا لگانے کی کوشش کریں گے ان شاء اللہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. The motion moved that a sum not exceeding rupees 110 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Mineral Development and Inspectorate of Mines.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Honourable Minister for Industries, please move your Demand No. 27.

وزیر قانون: جناب، میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 70 لاکھ 44 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 70 lac, 44 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Government Printing Press.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Honourable Minister for Population Welfare, please move Demand No. 28. Honourable Minister, Excise and Taxation, please move on behalf of Minister for Population.

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): Thank you, Mr. Speaker. On behalf of Minister for Population Welfare میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/140 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 140 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Population Welfare.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Mineral Development, please move Demand No. 29.

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات وفنی تعلیم): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 7 کروڑ 46 لاکھ 59 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم وافرادی قوت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 7 crore, 46 lac, 59 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Technical Education and Manpower.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Labour, please move Demand No. 30.

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ میں وزیر محنت صوبہ خیبر پختونخوا تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/310 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محنت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr.Speaker: Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 310 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Labour.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. The honourable Minister for Information, please move Demand No. 31.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 96 لاکھ 50 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے سال کے دوران اطلاعات وتعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! بیا د په زړه څه رااوریدل، میاں صاحب چې وګورې تاله هسې خوند درکوی۔

مفتی کفایت اللہ: شکریه جی۔

جناب سپیکر: تا ته د میاں صاحب ډیر، جی شعر ورته اول اووایه نو۔

مفتی کفایت اللہ: شعر خو دا دے جی:

غیروں سے کہا تو نے غیروں سے سنا تو نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

جناب سپیکر: هائے هائے جی۔

مفتی کفایت اللہ: مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ زهٔ خو یو خبره، مونږه اوریدلې ده، څلور کاله وشو او دا پنځم کال دے چې مونږ پخپله یو ټی وی Launch کوؤ او هر یو اے ډی پی کښې د هغې ذکر راځی او ټی وی نه راځی، دا داسې ده لکه د پاکستان څوارلسم تاریخ دے کنه د اګست، نو هغه خو راشی، د آزادئ والا او آزادی نه ده راغلې نو د ټی وی ذکر بیا ولې راځی چې هغه ټی وی نه راځی او اوس خو جی مازیګر دے نو مابنامه پورې به دا ټی وی راشی؟

جناب سپیکر: دا دومره ډیر چې لګیا وی نو د غه رنګ په دغه پوره شوې نه ده خبره۔ جی میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: زه جی د مفتی صاحب ډیر مشکور یم، واقعی ډیره اهمه خبره ده او خلق دا سوال کوی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د خپلې صوبې ټی وی۔

وزیراطلاعات: دا په گپ کښې وو خو دا خبره رښتیا ده او زه مشکور یم چې ډیر په خنده پیشانئ سره ده لږ نن مهربانی وکړه گنی د ده خو عادت داسې نه دے۔

(قہقہہ) زهٔ دا د ټی وی په حواله جی زمونږ رښتیا ډیر خواهش وو، په تازه کښې، سر کښې مونږ خبره کړې وه نو اول ریډیو نه وو او د ریډیو د پاره چې کوم دے نو مونږه هغه کار وکړو او په پیښور کښې دلته خیبر پختونخوا ریډیو مونږ شروع کړے دے۔

جناب سپیکر: سټارټ شو؟

وزیراطلاعات: د هغې تقریباً یونیم کال وشو او ورسره چې کوم ایف ایم ریډیو او داسې مو په مردان کښې شروع کړے دے او په هر یو ډسټرکټ کښې به دا مونږه یو-----

جناب سپیکر: ایف ایم شروع کوئ؟

وزیراطلاعات: ایف ایم ریډیو شروع کوؤ او د دې د پاره چې دا دوئ کومه خبره وکړه، زه به سپیکر صاحب، یو منټ ستاسو اخلم، مونږه د اباسین د پاره کوشش کوؤ چې دا کوم ټی وی دوئ یادوی-----

جناب سپیکر: جی جی، وخت لږ دے، وخت ډیر قیمتی دے، دا پرائم ټائم دے جی۔

وزیراطلاعات: بالکل ټائم ډیر قیمتی دے جی، اباسین ټی وی د پاره-----

جناب سپیکر: دا پرائم ټائم راته لږ بچ کوئ جی۔

وزیراطلاعات: زه جی لږ په ریکارډ راوستل غواړم چې اباسین ټی وی د پاره مونږ د دنیا کوشش وکړو او د دې د پاره پیسې پکار وې، اول اویس غنی صاحب چې د دې ځائے گورنر وو، هغه ماته یو ریکویسټ وکړو او بیا ئے وئیل چې پیسې پکار دی۔ بیا د هغې نه پس ما سی ایم صاحب ته خواست وکړو، دوئ ما له پیسې راکړې، اول هغوی وائی یو کروړ پکار دی بیا وائی دوه پکار دی، بیا وائی درې پکار دی بیا څلور، پینځه ما ومنل۔ خیر بیا ورپسې دلته یو میټنگ وشو، په میټنگ کښې دا خبره وشوه چې د دې سالانه اخراجات ډیر زیات دی او که تاسو سالانه اخراجات برداشت کوئ نو بیا درله مونږه اباسین ټی وی درکوؤ۔ ما

ورته اووئیل، زمونږه سالانه خرچ تقریباً سپیکر صاحب شل کروړه روپئ وی د کال، ما ورته وئیل بالکل زه ئے برداشت کوم خو په یو شرط چې د ایډورټائزمنټ په سلسله کومې پیسې راځی، هغه به مونږ له راکوئ نو چې کومې پیسې لګیدلې وی هغه به ایساروؤ او نورې بیا تاسو له درکوؤ، که تاوان کوی زما او که ګټه کوی نو ستاسو، دا فیصله مو کړې ده او هغوی وائی، په دې بنیاد وائی درکوؤ خو دا په ریکارډ راوستل غواړم چې هر ځل مونږ ورسره منلی دی، نه یم پوهه چې په دیکښې رکاوټ څه دے، نه د پیسو خبره شته، نه بل څه شته، څه د پالیسئ څه هیڅ به وی چې مونږ له اباسین نه راکوی او ځکه نه راکوی چې دلته یو نجی ټی وی هغه مخصوص طریقې سره چې مونږ هغه بله ورځ هم خبره کړې وه او د هغې نه پس نه د اسمبلئ کارروائی د هغوی به غورږ باندې لګی، نه زمونږ پریویلج موشن د هغوی به غورږ باندې لګی، نه د دې ځائے نه داسې کارروائی کیږی چې هغوی زمونږه د خپل منتخب خلقو خلاف کومه پروپیګنډه زهریلا کوی، هغوی ته فیلډ کهلاؤ دے او بل چا له اجازت نه ورکړے کیږی چې هغوی د پښتو ټی وی چینل دلته شروع کړی۔ د افغانستان ټی وی چینلې دی، دلته Land rights ورله مونږه اخستو، د هغې اجازت نه ورکوی، په افغانستان کښې د پاکستان د ټی وی د چینلو Land rights شته خو په دې ځائے کښې نه ورکوی۔ دلته د هندوستان چلیږی، دلته د برطانیه چلیږی، دلته د امریکې چلیږی خو افغانستان د پاره نشته دے ځکه نشته چې هغه د یو مخصوص ټی وی قبضه ده او هغه غواړی چې د پښتو په ذریعه باندې دلته خلق ګمراه کړی او د خلقو خلاف پروپیګنډه وکړی، په دې وجه باندې اباسین هم ایسار دے خو اوس چې کوم د دوئ خبره۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میاں صاحب! سبا مونږه او تاسو په دې باندې یو دوه خبرې کوؤ۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: دا یو سیکنډ چې دوئ کومې خبرې کړې دی، دا خو ما موقعې نه فائده واخسته او زمونږه فیزیبلټی تیر ځل وه، هغه مونږ Complete کړه، اوس دې ځل وزیر اعلیٰ صاحب او دوئ چې کومه مهربانی کړې ده، د هغې د پاره ئے مونږ له لس کروړه روپئ راکړې دی او زر تر زره به زه د خیبر پختونخوا خپل ټی

وی شروع کوم او د دشمنان زړه به پرې چوم او دلته به خپل تې وی شروع کیږی۔
ډیره مهربانی، شکریه جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thanks. The motion moved that a sum not exceeding rupees 96 lac, 50 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Information and Public Relation.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Hon`able Minister for Social Welfare, please move Demand No. 32.

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین): میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/90 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور ویمن ایمپاورمنٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 90 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Social Welfare.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Hon`able Minister for Zakat and Ushr, please move your Demand No. 33.

جناب محمد زرشید (وزیر زکواۃ و عشر): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 91 لاکھ 28 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کے کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! په دیکښې څه وائې جی؟

مفتی کفایت اللہ: دا خو جی زما شعبه ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: څه شروع شه (قہقہے) جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: زه خو جی د یو خبرې پښتنه کوم آنریبل وزیر صاحب نه چې د دې اتهارهویں آئینی ترمیم نه وروستو دا مکمل مونږ سره راغلې ده، زمونږ د سرکال د عشر محاصل څومره دی؟

جناب سپیکر: جی دا خو د دوئ کوئسچن، د هغه فریش دے، دې به څه جواب راکوی جی؟ خو دا اوس څه انفارمیشن شته؟

وزیر زکواۃ وعشر: جی، څه اتهارهویں ترمیم نه بعد مونږه چې کوم دے د دې د پاره یو سپیشل کمیټی جوړه کړې ده چې دا سوره سستم چې دے چې دا Review کړی او دویم د زکواۃ د عشر د Collection د پاره یو میکنیزم جوړوؤ، هغې باندې هم کار شوے دے او هغه مونږ پوره ډرافټ تیار کړے دے، ان شاءاللہ هغه مونږ کیبینټ ته ډیر زر پیش کوؤ او هغه به بیا اسمبلئ ته هم راشی۔

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you. The motion moved that a sum not exceeding rupees 91 lac, 28 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Zakat & Ushr.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Hon`able Minister for Auqaf / Haj, please move Demand No. 34. Mian Nisar Gul, on behalf of Minister for Auqaf…

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون

2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، مذہبی امور اور اقلیتی امور اور حج کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved that a sum not exceeding rupees 30 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Auqqaf & Haj.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

د مونځ وقفه کوؤ جی؟

<u>اراکین:</u> او جی، مونځ قضا کيږی وقفه وکړئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس دا يو ډيمانډ چې وباسو، يو پيالئ چائے به هم بيا وڅښنکئ کنه جی۔

<u>وزیراطلاعات:</u> سپکر صاحب-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی میاں صاحب څه وائی؟

<u>وزیراطلاعات:</u> ما وئیل چې اوس خو تازه تازه راغلئ بيا هم په سر درد شو۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر:</u> نه دا مونځ له د ټولو طرف نه چټونه راروان دی او د ډیرو چټونه راغلل، د مونځ ټائم شوے دے نو۔

<u>ایک رکن:</u> مونږ خو وکړو۔

<u>جناب سپیکر:</u> نه خو تا وکړو کنه نورو خو نه دے کړے۔

<u>مفتی سید جانان:</u> سر، مونځ قضا کيږی وقفه وکړئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں چلیں، ایک پندرہ منٹ کیلئے نماز اور چائے کے ایک کپ کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے خو لږ پندره منټ، آج کوشش کریں کہ With in fifteen minutes واپس آجائیں، ڈیمانڈز ابھی بہت زیادہ ہیں اور آنریبل چیف منسٹر صاحب بھی ہیں۔

(ایوان کی کارروائی چائے اور نماز کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۔ کس کو کہیں، قاضی صاحب! کس کو شروع کرنے کیلئے کہیں؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): بس سر، سب آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کہا بھی تھا کہ جلدی آجائیں تاکہ، منسٹر فار سپورٹس ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: آپ شروع کر دیں، وہ آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ آئے نہیں ہیں جس جس منسٹر کا کام ہے، وہ موجود نہیں ہیں تو کیا ان کی ڈیمانڈز Lapse کریں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟ آپ کی زبان فالتو ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! کورم بھی پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کتنا ہے؟ دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Speaker: Count down.

دو منٹ کیلئے دوبارہ گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی شروع کر دیں، بس کافی ہے، گھنٹیاں بند کر دیں۔

The Hon`able Minister for Sports, to please move Demand No. 36 or 35?

وزیر اطلاعات: جی جی، 35۔

جناب سپیکر: 35۔

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل): شکریہ سپیکر صاحب۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک کروڑ 72 لاکھ ایک ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل، ثقافت، سیاحت اور عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

(شور)

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

<u>جناب سپیکر</u>: کیوں آپ کو سپورٹس سے زیادہ دلچسپی ہے؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، صرف ایک منٹ کیلئے، سر ایک منٹ کیلئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں جی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: سر، شاہ صاحب سے ایک بات کرنی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا اچھا۔ ودریرہ منور خان ڈیر، منور خان بڑی مدت بعد، پھر اس کے بعد۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: سر، میں منسٹر صاحب کو وہ وعدہ یاد دلانا چاہتا ہوں جو ایک سال پہلے اس نے کیا تھا کہ گاؤں شاہ حسن خیل میں جو بلاسٹ ہوا تھا Suicide، انہوں نے وہاں پر کہا تھا کہ میں وہاں پر ایک سٹیڈیم بناؤں گا لیکن ابھی پچھلی جب کٹ موشن میں میری بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ہم Next ADP میں ڈالیں گے تو اس دفعہ میری ADP میں مجھے نظر نہیں آیا کہ واقعی وہ شاہ حسن خیل کیلئے سپورٹس گراؤنڈ ہے کہ نہیں؟ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب ایسے بہت سے وعدے کرتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں۔ جی بی بی، انہوں نے وہ بھی۔

(تالیاں)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہیں جناب سپیکر صاحب! ایسی کوئی بات نہیں ہے، وزیر کھیل اور ثقافت اور یہ تمام جو ان کے پاس ڈیپارٹمنٹس ہیں، ٹورازم جو سیاحتی مقام کیلئے انہوں نے بہت زیادہ کام کیا اور خاص کر کھیلوں کیلئے جو کام ہوا ہے، اس سے کسی کو (تالیاں) کیونکہ تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Very good.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کسی ایک انسان کی تعریف بھی کر دینی چاہیئے۔ سر، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں آپ کی وساطت سے کہ جب مرکز نے محکمے ان کو دے دیئے ہیں تو آیا PTDC کی جائیدادیں جو ہیں، وہ بھی ان کو ملی ہیں یا نہیں ملی ہیں؟

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب! مختصر مختصر کوئ چې دا یو څو ډیمانډز دی۔

حاجی قلندر خان لودھی: منسٹر صاحب کا کام ہے، وہ تو سب ہی مانتے ہیں سپورٹس کے متعلق، میری تھوڑی سی اپنی ایک ذاتی ریکویسٹ ہے، یہ جو فیمیل کا یا لڑکیوں کا، خواتین کا جو انہوں سپورٹس میں ان کو کیا ہے، ٹھیک ہے وہ ہمارا نصف حصہ ہے آبادی کا، ان کا حق بنتا ہے لیکن اس کیلئے ذرا چادر اور چار دیواری کو مدنظر رکھا جائے، دین کے دائرے میں رکھ کر اس میں کیا جائے، ان کی کوچنگ کا خیال کیا جائے کہ کون کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: لودھی صاحب! کیا وہ سپورٹس برقعے میں کرینگی، برقعہ پہن کر سپورٹس کرینگی؟

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں سر جی، بات یہ ہے کہ ان کی کوچنگ جو ہے وہ ایک ایسا Aged آدمی ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پردہ وال ہو۔

حاجی قلندر خان لودھی: جو ان کی کوچنگ کرے، ایسا نہ ہو کہ لڑکوں سے ان کی کوچنگ کرائی جائے۔

جناب سپیکر: اچھا، میں Dress کی بات کر رہا تھا کہ Dress پہ آپ کو اعتراض ہے؟

حاجی قلندر خان لودھی: لڑکے لڑکیاں Mix نہ کئے جائیں کوچنگ میں، مطلب ہے کہ ان کو محدود رکھا جائے، ان کے ساتھ میل میلاپ بڑا محدود رکھا جائے اور وہ ادھر Compulsory ہو۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب پلیز، آنریبل منسٹر فار سپورٹس، شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل): سپیکر صاحب! میں ایک ایک جواب دینا چاہونگا، منور خان صاحب نے جو بات کی تو میں نے پہلے یہاں پر بھی یہ بات کہی تھی اور جو آپ نے اوپر سے Comments دیئے کہ وعدے کرتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں، میں نے آج تک کوئی ایسا وعدہ نہیں کیا جو بھول جاؤں، میں باچا خان کا پیروکار ہوں اور وہ بات کرتا ہی نہیں ہوں جو بھول جاؤں۔

جناب سپیکر: بڑی اچھی بات ہے، بہت اچھی شاندار۔

وزیر کھیل: آپ یہ نوٹ کریں کہ میں نے پہلے بھی یہ کہا تھا اور اس وقت آپ ADP کی بات کر رہے ہیں، اگر آپ ADP میں دیکھیں تو وہاں پر کسی بھی ایک گراؤنڈ کے متعلق علیحدہ سے ذکر نہیں ہے، وہاں پر یہ لکھا ہوا ہے کہ Development of playgrounds in Khyber Pakhtunkhwa

اور جس گراؤنڈ کا یہ ذکر کر رہے ہیں، وہاں پر ہمارے والی بال کے Players آپ کو پتہ ہے کہ شہید ہوئے تھے، باقی اور کوئی گراؤنڈ بنے نہ بنے یہ گراؤنڈ ضرور بنے گا۔ میں آپ کو یہاں فلور آف دی ہاؤس کے اوپر بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: ان شاء اللہ۔

<u>وزیر کھیل</u>: لودھی صاحب کا جواب اس طرح دونگا جناب کہ ہم نے Already شروع کر دی ہے کوچنگ، آپ کو یہ پتہ ہے کہ جو لیڈی کوچز ہیں، وہ ہمارے پاس موجود نہیں تھیں، اب لیڈیز کو پہلے کوچنگ کیلئے کوچ کیا جائے گا جو Further جاکر پھر لڑکیوں کو کوچ کرینگی اور باقی جو چادر اور چار دیواری کی بات کی ہے تو حیات آباد سپورٹس کمپلیکس ہے، میں اس فلور آف دی ہاؤس پہ کہہ رہا ہوں کہ وہ لڑکیوں کی گیمز کیلئے مختص کر دیا جائے گا اور اس کے علاوہ ابھی جس وقت بھی جو ویمن گیمز ہوتی ہیں، وہ زیادہ آپ نے دیکھا کہ وہ فرنٹیئر کالج میں یا ہوم اکنامکس کالج میں یا جناح کالج میں اسی طرح آج صبح میں ایبٹ آباد گیا ہوں، وہاں پر ان کے ڈگری کالج میں ویمن کی گیمز زیادہ ہوتی ہیں اور ہمارے پاس کوئی اس قسم کا طریقہ نہیں ہے کہ لڑکوں کیلئے گراؤنڈز کم ہیں تو لڑکیوں کیلئے علیحدہ سے گراؤنڈ بنانا ہمارے لئے ذرا مشکل ہے، بہر حال انہوں نے جو بات کی ہے، وہ ہم اس کو نوٹ کرتے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے اوپر کارروائی کی جائے گی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیر کھیل</u>: نگہت بی بی نے بہت اہم سوال کیا اور میں ان کا مشکور ہوں کہ آپ نے یہ سوال کیا۔ اس کیلئے میں آپ سے ایک منٹ چاہونگا اور وہ اس طرح کہ 18th amendment کے بعد چند منسٹریز Devolve ہو کر صوبوں کے پاس آ گئیں۔ پراونشل اٹانومی کی بات ہو رہی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ PTDC کی جائیداد کے متعلق میں آپ کو بتاؤں، میں نے کئی بار یہ بات اس فلور آف دی ہاؤس پر بھی کی اور سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی میں نے یہ بات کی، جس وقت یہ منسٹری Devolve ہوئی تو ہمارے پاس ایک لیٹر آ گیا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ باقی سب جو آپ کے پاس سلسلہ ہے وہ آپ کو Devolve کرتے ہیں مگر PTDC کی جائیداد ہم اپنے پاس رکھیں گے۔ کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ جو نقصان کا کام تھا، وہ ہمارے حوالے کر دیا اور جو فائدے کا کام تھا، وہ رکھیں گے تو میں نے اسی کے اوپر اپنے ہاتھ سے لکھا کہ اگر یہ بات

ہے، یہ ٹورازم منسٹری بھی آپ اپنے پاس رکھیں، میں ایک دفعہ پھر ڈیمانڈ کرتا ہوں فیڈرل گورنمنٹ سے In the spirit of the 18th amendment یہ جو جتنی بھی جائیدادیں ہمارے پاس ہیں، یہ صوبے کے حوالے کی جائیں اور یہاں پر ایک-----

<u>جناب سپیکر</u>: تاکہ ہم ان کو اچھا Develop کر سکیں۔

<u>وزیر کھیل</u>: یہاں پر ٹورازم کارپوریشن خیبر پختونخوا PTDC سے زیادہ فعال کارپوریشن ہے۔ PTDC کے پاس جو جائیدادیں ہیں، نہ ان کو Repair کرتے ہیں، نہ ان کو سنبھالتے ہیں۔ ان کے اوپر ظلم دیکھیں کہ دو سالوں سے انہوں نے اپنے سٹاف کی تنخواہیں بھی نہیں دی ہوئی ہیں۔ ہم نے جوان کو آفر دی ہے، وہ یہ دی ہے کہ جو PTDC کی جائیداد آپ ہمیں دیں تو Liabilities سمیت اور آپ کے سٹاف سمیت دینگے، کسی ایک سٹاف ممبر کو بھی ڈسٹرب نہیں کیا جائے گا اور دوسری بات یہ بھی آپ کو بتاؤں کہ عام لوگوں کو شاید اس بات کا پتہ نہ ہو کہ یہ PTDC کی جو جائیداد ہے، اس کی ملکیت جو ہے وہ ہمارے صوبے کے پاس ہے، ان کے پاس یہ لیز پہ ہے-----

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا لیز ہے۔

<u>وزیر کھیل</u>: اور پھر وہ آپ کو واپس نہیں کرتے تو میں پھر سے یہ ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ مہربانی کرکے فیڈرل گورنمنٹ اور یہ تو اس طرح نہیں ہو سکتا کہ اسلام آباد میں بیٹھ کر منسٹری ختم ہے اور ایک ,MD PTDC جو ہے، وہاں پر ہمیں کنٹرول کریگا۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay. The motion moved-----

<u>وزیر کھیل</u>: سپیکر صاحب، یہ تو وہ بات ہوئی کہ آسمان سے گرے اور کھجور میں اٹک گئے، پہلے منسٹر کے مرہون منت تھے، اب ایک ایم ڈی صاحب جو ہیں وہاں پر احکامات جاری کرتے ہیں۔ یہ اگر جائیدادیں انہوں نے ہم کو جلد از جلد واپس نہ کیں (تالیاں) تو یہاں پر ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ تمام ہاؤس بھی سن رہا ہے اور میڈیا بھی موجود ہے، اگر یہ جائیداد ہم کو انہوں نے واپس نہ کی تو یہ جائیدادیں میں ان شاء اللہ تعالیٰ اپنے Tenure میں ان سے زور سے لے لونگا۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved that a sum not exceeding rupees one crore, 72 lac, one thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in

course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Sports and Tourism.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Honourable Minister for Housing, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 36.

(تالیاں)

جناب امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): مہربانی جی۔ (تالیاں) میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ذرا صبر کریں۔

(تالیاں)

وزیر ہاؤسنگ: دس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ بہت بڑا ویلکم ہوا، کیا خصوصیت ہے جی؟ ہاں جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): د بعضې بعضې خلقو غریبی د بادشاهانو نه بنه وی دا څکه ورته Clapping وشو۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: ان کے بارے میں ایک بات بتادوں، انہوں نے ایک بہت اچھی ہاؤسنگ سکیم شروع کی ہے، میں نے ابھی ان سے بات بھی کی۔ جہاں سے اپنے لوگ بھاگ رہے ہیں، یہ ادھر جاکر ہاؤسنگ سکیم بنا رہے ہیں۔ (قہقہے) یہ ایک اور دلچسپ بات ہے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Ji move your Demand, please.

جناب امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): جناب سپیکر صاحب! میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/10 روپے سے متجاوز نہ ہو، (تالیاں) ان اخراجات کے

ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، دل کی بھڑاس تو نکالنے دیں، تھوڑا سا ان کو بولنے دیں، خیر ہے جی۔

وزیر ہاؤسنگ: سپیکر صاحب! آپ کی بڑی مہربانی، بہت بہت شکریہ۔ زۀ یو شو خبرې کول غواړم جی چې دا هاؤسنگ ډیپارټمنټ 2004ء کښې د دې بنیاد ایښودلے شوے دے۔ 2005ء کښې د پی ایچ اے، پراونشل هاؤسنگ اتهارټی قیام راغلو جی، د هغې نه بعد د جونیجو دور کښې چې کوم پلاټونه وو د صوبې سره، سابقه وزیر اعظم جونیجو صاحب جی، نو تین تین سو کنال، چار چار سو کنال په هره ضلع کښې پلاټونه وو او د هغه وخت نه تر اوسه پورې هغه پلاټونه هم داسې پراته وو، ما هاؤسنگ ډیپارټمنټ ته راوړل۔ په هغې کښې حویلیاں باندې کار شروع دے، اوس جی جرما هاؤسنگ سکیم باندې کار شروع دے، ملازئی هاؤسنگ سکیم باندې کار شروع دے جی۔ د دې نه اول ناساپه فلیټس وو جی، فیډرل گورنمنټ سره هغه مونږ پراونشل گورنمنټ ته راوړل جی، اوس به عنقریب هغه Complete شی۔ د هغې نه علاوه High rise flats دی حیات آباد کښې، اوډیگرام سوات کښې او د هغې نه علاوه مونږ نتهیا گلی، سوړیزئ بالا او د دې نه علاوه میگا سټی ده نوشهره، صوابئ سره، 55 thousand کنال ده او د هغې Section (iv) هم شوے دے، فیزیبلټی رپورټ هم تیار شو نو کوشش کوؤ چې د هغې د پاره د فنډز Availability وشی نو دا زمونږ محکمه چې ده، دا Total srength د دې 103 دے جی، په دیکښې 46 هغه ورځ اخبار کښې راغلی وو، صرف کلاس فور دی جی نو په 55 کسانو باندې دغه Workout کړے دے چې کوم مو اوس درته وښودلو۔ (قہقہہ) د دې نه علاوه تاسو به خفه یئ نو بیا څه نه شو کولے۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: نہ میاں صاحب! ایک بات ہے، وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہیں، ان کا منسٹر صاحب نے شکریہ ادا نہیں کیا، آج ان کی ہاؤسنگ سکیمز جو ڈوپینڈنگ تھیں، ان کیلئے، آج گیس کیلئے انہوں نے پیسے منظور کروالیے ہیں، ان کا تو شکریہ کم از کم ادا کریں نا۔

وزیر ہاؤسنگ: یہ آپ کی مہربانی سے ہوئے ہیں جی۔۔۔۔۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: نہیں وہ ریگی للمہ سے آپ آ بھی گئے، ریگی للمہ کب شروع ہوئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ: نہیں سپیکر صاحب، اس میں ایسا ہے کہ جو ہاؤسنگ سکیمز تھیں، ان کے پیسے الگ سے تھے، یہ آپ کے حلقے کا جو اس میں سے ایریا آ رہا ہے، اس کیلئے ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ چھ مرلہ سکیم ہے۔

(قہقہے)

وزیر ہاؤسنگ: یہ ہاؤسنگ سکیمز کیلئے نہیں، ہاؤسنگ سکیمز کیلئے 12 کروڑ روپے تھے، وہ پی ڈی ڈبلیو پی میں تھے، باقی سی ایم صاحب نے آپ کے اوپر مہربانی کی، آپ کے حلقے کے اوپر مہربانی کی ہے۔

جناب سپیکر: یہ Pensioners کیلئے؟

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! نہ جی مونږه خو اوس خبر شو چې خبره ستاسو تر مینځه ده (قہقہے) او نور ئے مه چھېړئ، بس ئے کړئ کنه۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: او دا خبره ټهیک وه۔ میاں صاحب! یہ چھ مرلہ سکیم ہے جو Pensioners کیلئے ہے اور انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے کہ اس پہ Pensioners کیلئے میں نے یہ بھاگ دوڑ کی ہے کہ ان کیلئے وزیر اعظم سے Special relaxation of ban میں نے کر لیا ہے اور میں فخر کرتا ہوں کہ میرے علاقے میں ایک اچھی سکیم غریبوں کیلئے شروع ہو گئی ہے، اب آپ اور کوشش کریں۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! د پښتو یو متل دے، وائی چې یا مې خان کړې او یا مې د خان چاکر کړې، نو چې نور هیڅ هم نه وی نو دومره وس خو د رسی کنه چې د بره نه شے راوړئ۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: اوس ورته یو بله خبره کومه، ما خو ورته هغه اشاره کښې اووئیل، داسې ښائسته هاؤسنگ سکیم دې هاؤس ته Referred business دے او ښکلے سائیټ دے، ریگی للمه ته Opposite په زرگونو جیربه زمکه ده او

Disputed وه او دواړه فریقه وائی چې دا واخلئ او نیم قیمت نه ایک بټه دس قیمت باندې ئے واخلئ، هغه سکیم دې ځل دغه کښې دوئ وانه چولو نو دغه لړ د افسوس خبره ده۔

(شور/مداخلت)

جناب عطیف الرحمان: هغه زمکه ئے هسې هم ورکوله۔

جناب سپیکر: دا ئے رښتیا چیئرمین دے، عطیف خان ئے چیئرمین دے د هغه کمیټئ۔ وزیر اعلیٰ صاحب! دا یو، عالمگیر خان! یو منټ کنه، وزیر اعلیٰ صاحب! لږ عطیف خان یوه گیله وکړه جی، یو هغه د ریگی للمه یو پورشن دے، هغه وائی چې هسی ئے هم ورکوؤ خو دا Dispute به حل شی۔ په دیکښې د هاؤسنگ سکیم حصه ئے وکړئ او دغه هاؤسنگ ډیپارټمنټ ته د اسمبلئ نه ریفر شوے دے نو دا پکښې په خپل تقریر کښې ضرور یاد ساتئ، د هاؤسنگ سکیم د پنشن (شور) نه، دا اے ډی پی نه فالتو سکیمونه وو،

The motion moved that a sum not exceeding rupees 10 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Housing.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Hon`able Senior Minister for Local Government, please move Demand No. 37.

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ که ماته اجازت راکړئ او یوه خبره پکښې کوم چې چترال کښې تقریباً لس کسانو اوولس ورځې وشوې هړتال ئے کړے وو جی، هغه Dozers کښې هغوی کار کولو په 1992 کښې دا Dozers شروع شوی وو۔ هغې نه پس فیصله دا وه چې Dozers به کار کوی نو هغه انکم به راځی نو دوئ ته به تنخواه ملاؤیږی خو زما خیال دے تقریباً اوولس میاشتې وشوې چې هغوی ته تنخواه نه وه ملاؤ شوې۔ تیرہ سے چودہ مہینے ہوگئے، انکو تنخواہ نہیں ملی۔ زه فلور آف دی هاؤس دا اعلان کوم چې هغوی ته

ما اووئیل چې هړتال ختم کړئ او دا پیسې ورله ما تې ایم او ته اووئیل چې دا پیسې ورله Release کړه چې تنخواګانې ملاؤ شی۔ هغه خلقو ته تقریباً دوه کسان پکښې د شپیته کالو وو نو ماته اطلاع راغله نو مونږه هغه اعلان وکړو چې ورته پیسې ورکړئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> نو دا پانچ ارب روپئ د هغوی د پاره دی؟

<u>سینئر وزیر (بلدیات):</u> جی-----

<u>جناب سپیکر:</u> دا خو د پانچ ارب روپو ډیمانډ دے۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات):</u> زما ډیمانډ لږ زیات نه دے، صرف پانچ ارب Some thing۔

<u>جناب سپیکر:</u> مجھے سمجھ نہیں آئی۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات):</u> میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5 ارب 67 کروڑ 62 لاکھ ایک ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے سال کے دوران ضلعوں کی تنخواہوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ دا د تنخواګانو پیسې دی۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved that a sum not exceeding rupees 5 billion, 67 crore, 62 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of District Salaries.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Hon`able Minister for Information and Interprovincial Coordination, Khyber Pakhtunkhwa, please move Demand No. 38.

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ایک لاکھ 90 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion is moved, sorry, sorry,

مفتی کفایت صاحب۔ (وزیر اطلاعات سے) د دې مفتی صاحب ته ډیر خوښ یئ چې دے راشي یو شعر به درته خامخا سناوی۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔

جناب سپیکر: ختم شوی دی۔

مفتی کفایت اللہ: میں جی اس میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بین الصوبائی رابطہ کیلئے انہوں نے پیسے مانگے ہیں، کسی بھی صوبے میں ترقی کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ مختلف مواقع پر جب وزٹ کرتے ہیں صدر صاحب پاکستان اور وزیر اعظم تو اعلان کرتے ہیں، تو بہت سارے اعلان ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہوا بن جاتے ہیں اور بہت سارے اعلان ایسے ہوتے ہیں کہ انکو Pursue کیا جائے تو وہ ممکن العمل بن جاتے ہیں۔ پریزیڈنٹ مشرف جب صدر تھے، اس وقت بھی چند اعلانات ہوئے، شوکت عزیز صاحب کے زمانے میں بھی چند اعلان ہوئے اور یوسف رضا گیلانی صاحب کے زمانے میں چند اعلان ہوئے اور زرداری صاحب نے بھی اعلان کئے، تو میں وزیر موصوف سے پوچھونگا کہ یہ تو کسی ایک ایم پی اے کی بات نہیں ہوتی، یہ تو پورے صوبے کی بات ہوتی ہے، وہ جب اعلان کرتے ہیں تو اپنی حیثیت کے مطابق اعلان کرتے ہیں، ایک بڑا منصوبہ آ جاتا ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھونگا کہ کوئی اور محکمہ تو اسکو Pursue نہیں کرتا، آپ اسکو Pursue کرتے ہیں تو اسکے Pursuance کا طریقہ کار کیا ہے؟ کس طرح اسکو ممکن العمل بنا دیا جاتا ہے؟

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! یو خو تاسو اووئیل چې زه د دہ ډیر خوښ یم، زما هم ډیر خوښ دے: ؎ د یو زړه نه بل ته لار وی

چې زما خوښ یئ ستا به ولې بدی شمه

داسې ده چې دا دوئ کومه خبره وکړه، یو خو د وزیراعظم یا د پریزیډنټ هغه اعلان وی چې هغه سپیشل ګرانټ ورکوی، هغه زمونږ د وزارت په Through نه وی، کله چې ډائریکټیوز جاری کیږی، کله یو سکیم وی نو هغه سکیمونه د خپل خپل ډیپارټمنټونو په Through وی خو Monitor کوی ئے بین الصوبائی رابطه محکمه او د کاغذونو تر حده مونږ سره ریکارډ وی۔ مونږه صرف د ډاکخانې یو کردار ادا کوؤ، ما کوشش وکړو چې دا مونږه لږ مضبوط هم کړو او په دیکښې نور هم طاقت پیدا کړو خو دا اوس د اتلسم ترمیم نه پس د دې ذمه واریٔ هم سیوا

شوي خو زمونږ په مرکز کښې نمائندګی چې کوم ده نو هغه به وزیراعلیٰ صاحب کوی، مخکښې به مونږه کوله، لهذا دې ته ئے نور هم تقویت ورکړو خو د دوئ دا خبره چې ګنی خصوصی ګرانټ چې هغه اعلان وکړی نو هغه د محکمې ته نه حواله کیږی بلکه هغه چې د کوم سکیم د پاره راشی نو هم د هغه محکمې په لاس کښې وی او هغه محکمه په هغې کار کوی، کوم چې په Routine کښې کیسونه راځی، کوم د ډائریکټیوز په Through راځی او کومې هغوی ته پیسې ملاویږی او په هغې کښې چې کوم سکیمونه وی، د هغې Monitoring مونږه کوؤ او د هغې ریکارډ مونږ سره شته دے او پروت دے، مهربانی۔

Mr. Speaker: Thanks. The motion moved that a sum not exceeding rupees one lac, 90 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Interprovincial Coordination.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. The hon`able Minister, Senior Minister for Planning and Development, to please move Demand No. 39.

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 14 لاکھ 42ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انرجی اینڈ پاور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 14 lac, 42 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Energy and Power.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Honourable Minister for Information, please move Demand No. 40.

وزیر اطلاعات: دا جی، "ما وئیل چې زه به درته ژاړم نن د شلیدلے ګریوان وینم زړه مې چوینه"، دا زما پیسې هم تقریباً د غریبئ وی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/130 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے سال کے دوران ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 130 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Transport.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Hon`able Minister for Elementary and Secondary Education, please move Demand No. 41.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ایک کروڑ 91 لاکھ 12 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: یہ پہلے مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: دا جی هغه مخکښې اجلاس کښې که تاسو ته یاد شی، دلته یوه خبره راغلې وه، د پنځم جماعت معاشرتی علوم کښې چې کومه بدلی شوې وه، بیا دلته کښې منسټر صاحب مونږ ته وئیلی وو چې ان شاءالله العزیز دا به یو میاشت کښې دننه دننه زه ټهیک کړم او دا چې چا کړی دی، د هغوی خلاف به زه کارروائی کوم۔ زه منسټر صاحب ته دا ګزارش کوم چې هغه وعده پوره شوې ده او که نه؟ بس۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو پرائیویٹ سکولز ہیں، جیسے کہ 'اقراء' اور دوسرے سکولز جہاں پر تیرہ تیرہ سو روپے کی فیسیں لی جاتی ہیں اور پانچ انکی منزلیں ہیں جس میں بچے، وہاں پر ابھی تک چھٹیاں نہیں ہوئی ہیں، 20 جون گزرنے کے باوجود اور وہاں پر کافی بچیاں جو ہیں، وہ بے ہوش بھی ہوئی ہیں، بیمار بھی ہوگئی ہیں تو انہوں نے واضح اعلان کیا تھا کہ 20 جون کے بعد کوئی، وہاں پر Exams ہو رہے ہیں تو انہوں نے پہلے سے ہم لوگوں کو کیوں نہیں انفارم کیا؟ کہ آپ نے اس تاریخ کو امتحانات ختم کر دینے ہیں کیونکہ یہ بچیوں کا معاملہ ہے، بچوں کا معاملہ ہے کہ انکو مطلب گرمی لگ جاتی ہے اور وہ پھر نہ تو Exams دے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ Exams میں Appear ہو سکتے ہیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں دو باتیں کرونگا، ہمارے دونوں وزیر صاحبان Young ہیں اور دونوں ایلیمنٹری میں بھی اور ہائی سیکنڈری میں بڑی کوشش کر رہے ہیں لیکن اسکے باوجود ہی انہوں نے ایلیمنٹری میں مینجمنٹ کیڈر کو علیحدہ کیا اور ٹیچنگ کیڈر کو علیحدہ کیا ہے، اس سے کافی مسائل پیدا ہو گئے ہیں، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر کوئی نظر ثانی کریں گے یا اس کو Continue رکھیں گے؟ کیونکہ جو پرابلمز ہیں، انکو میں اگر گنوں تو بہت لمبی چوڑی بات ہو جائے گی اور دوسری بات یہ ہے جی، Rationalization کے مطابق ان کی ایک پالیسی بنی ہے کہ 40 سٹوڈنٹس کے بعد ایک ٹیچر دیں گے تو میں نے پچھلی دفعہ بھی اور آج یہ بات پوچھتا ہوں کہ جب 60، 70 سٹوڈنٹس ہو جائیں تو انکا کیا بنے گا؟ یہ ٹیچر کیلئے 40، جب تک Eighteen نہیں ہوتے تو دوسرا ٹیچر نہیں ملتا، اس پر بھی کوئی نظر ثانی انہوں نے کرنی ہے یا کر رہے ہیں؟ تو یہ میری ریکویسٹ تھی جی۔

جناب سپیکر: جی شاہ حسین صاحب! ود ریږه زر زر دغه کوئ.

جناب شاہ حسین خان: زما مختصر خبره ده جی، زه د منسټر صاحب نه دا معلومات کومه، دا د هلال احمر په مد کښې پینځه روپئ او د سکاؤټ په مد کښې اووه روپئ دا په هر سکول کښې ماشومان جمع کوی او دا د ای ډی او په کهاته کښې

ځی، د دې څه احتساب شته که نه؟ یا د دې ای ډی او متعلق معلومات کیږی چې دا فنډ چرته ځی؟ ځکه چې دا خو په دې ماشومانو نه استعمالیږی۔

جناب سپیکر: قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خټک: شکریه، جناب سپیکر۔ زه منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوم چې دا مکتب سکولونه، دا بچې ډیر په تکلیف کښې دی، مخکښې دا اعلان شوے وو چې دا به ریګولر سکولونو ته باقاعده بلډنګ به جوړیږی۔ آیا د دې څه پروګرام شته دې کال؟ دا ځلور کاله خو دغسې تیر شول چې دا مکتب سکولونه ریګولر کوی که نه ئے ریګولر کوی؟ شکریه، ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Education, please.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریه سپیکر صاحب۔ د ټیکسټ بک بورډ په حواله باندې د معاشرتی علوم په حواله باندې چې په تیر وخت کښې کومه نکته راپورته شوې وه، په هغې کښې مونږه کمیټی جوړه کړې ده او ما دلته هاؤس کښې هم خبره کړې وه چې هغه کمیټی خپل رپورټ Submit کړی او چې کوم خلق په هغې کښې ذمه وار دی، د هغوی خلاف ما هغه وخت کښې هم دا خبره کړې وه چې د هغوی خلاف به مونږ سخته کارروائی کوؤ۔ د جانان صاحب د اطلاع د پاره، د هاؤس د اطلاع د پاره په هغه ټائم باندې زمونږه کمیټی چې ده، هغه مقرر کړې ده او سپیکر صاحب، تاسو ته علم دے چې کمیټۍ خپل رپورټ Submit کوی، خامخا په هغې کښې څه ټائم لګی خو مونږ به کوشش کوؤ چې کمیټی د زر تر زره خپل رپورټ Submit کړی نو ان شاءالله چې کوم خلق Responsible دی، هغوی ته به ټهیک ټهاک سزا ملاؤیږی د کمیټۍ د سفارشاتو په رڼا کښې۔ پرائیویټ تعلیمی ادارې بالکل نګهت بی بی چې څنګه خبره وکړه، زمونږ صوبه کښې اکثر پرائیویټ تعلیمی ادارې داسې دی چې باوجود د دې نه چې د ګورنمنټ Restrictions باوجود د هغوی خپلې تعلیمی ادارې چې دی، هغه بندې نه ساتی، کهلاؤ ئے ساتی۔ موسم هم داسې وی چې هغه ډیر زیات ګرم وی۔ محترم سپیکر صاحب، کیدې شی د هاؤس مشرانو او ملګرو هم تیرو ورځو کښې په اخباراتو کښې کتلی وو چې زمونږ د بورډز چې کوم اهلکار دی، هغوی باقاعده تلی دی او هغه پرائیویټ تعلیمی ادارې چې دی، هغه ئے Fine کړی هم

دی خو دا ډیره ښه نکته ده، مونږ بیا د دې ځائے نه ډائریکشن ورکوؤ ټولو تعلیمی بورډونو ته چې په کوم کوم ځائے کښې چھټیانې دی، هلته کښې پرائیویت تعلیمی ادارې کھلاؤ دی، سخت نه سخت ایکشن د د هغې خلاف واخستے شی جی۔ قلندر لودھی صاحب نے مجھ سے بات کی تھی، یہ ہم نے بچوں اور بچیوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک سمری بنائی ہے، فنانس کو ہم نے سفارش کی ہے، ریکویسٹ کی ہے تاکہ ماشاءاللہ جو ہماری Enrollment میں اضافہ ہوا ہے، اسی تعداد کے حوالے سے ٹیچرز کی ابھی ہمیں کمی پیش آرہی ہے توان شاءاللہ دوبارہ فنانس سے Coordinate کرتے ہیں اور یہ جو کمی کا ازالہ ہے وہ دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شاه حسین صاحب چې کومه خبره وکړه، دا بوائز سکاؤټس او ګرلز ګائیډ په حواله باندې چې کوم Collection د ماشومانو نه کیږی سپیکر صاحب، دا دواړه داسې ادارې دی چې دا ډیرې زیاتې اهم، دا ډیرې زیاتې ضروری ادارې دی ځکه چې په ماشومانو کښې Social sense creation چې دے، دا ډیر اهم دے، دا د وخت او د حالاتو ضرورت دے۔ دا چې دوه روپئ یا دا کوم Collection چې کیږی، باقاعده په دیکښې Summer camps لګی یا نور داسې چې کوم Activities کیږی ماشومانو د پاره، دا په هغې باندې خرچه چې ده، دا په هغې باندې کیږی۔ د مکتب سکولونو په حواله سپیکر صاحب، قاسم خان خټک صاحب ته به دا علم هم وی چې زمونږه اے ډی پی سکیم دے، مونږ یو سکیم روان کړے دے چې مونږ اوس Mosque چې کوم سکولز دی، مکتب چې کوم سکولونه دی، هغه مونږه Convert کوؤ نو دا ده جی، Slowly and gradually دا سکیم چې دے، هغه روان دے او زمونږ کوشش دا دے چې دغه مکتب سکولونه چې دی، دا مونږه Convert کړو ګورنمنټ بلډنګ سکولز کښې جی۔ مهربانی۔

Mr. Speaker: Thanks. The motion moved that a sum not exceeding rupees one crore, 91 lac, 12 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Primary and Secondary Education.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Honorable Minister for Law, please move Demand No. 42.

جناب شاہ حسین خان: د مانځه وخت دے جی۔

جناب سپیکر: کوؤ جی، کوؤ یاد دی راته۔ بنه جی، نیمه گھنټه 45 منټ خو وی کنه۔ دا ټول نه ختمیږی، هسې هم خیر دے خو لږ ئے کموؤ ځان ته، زمونږه آنریبل لیډر آف دی هاؤس ناست دے، هغوی به هم لږې خبرې کوی، هغوی ته Environment او هغوی له ټائم او Environment بچ کوؤ جی، ٹھیک ورته۔ جی آپ۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3ارب 40کروڑ 59لاکھ 80ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد بحالی وآبادکاری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 3 billion, 40 crore, 59 lac, 80 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of relief for rehabit\litation.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Honourable Minister for Food, please move Demand No. 43.

سید قلب حسن (وزیر خوراک): میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ہزار 350روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سٹیٹ ٹریڈنگ اینڈ فوڈ گرین اینڈ شوگر کے سلسلے میں برادشت کرناہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees one thousand and 350 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of

payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of State Trading and food grain.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No. 44: Honourable Minister for Planning and Development, honourable Senior Minister Sahib, please.

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جوکہ مبلغ 370روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جوکہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 370 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of development.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Hon`able Senior Minister for Local Government, please move Demand No. 45.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 25 کروڑ 94 لاکھ 80 ہزار 200 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جوکہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی اور شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 25 crore, 94 lac, 80 thousand and 200 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Rural and Urban Development.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

جی آنریبل، بل کہ هم دا دے، Authentication څه دے ؟

Ji honourable Minister for Law, please move Demand No. 46.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 26 کروڑ 94 لاکھ 28 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees 26 crore, 94 lac, 28 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Public Health Engineering.

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، زه دې باندې څه لږې خبرې کول غواړم----

جناب سپیکر: د ماښام مونځ دے، بل باندې اووایه کنه که څه د په زړه وی۔ جی جی، هسې ماحول خرابوئ خو څه۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، دا تیر حکومت چې تیر شوے دے، د مولا یانو والا، هغوی زمونږ علاقه کښې څه ټیوب ویلونه شروع کړی وو او هغه Incomplete پاتی شو خو هغه افسوس دا دے چې د پښتنو حکومت ته دا توفیق خدائے ورنکړو چې هغه ټیوب ویلونه Complete کړی او تقریباً باره تیره ټیوب ویلونه Damage پراته دی چې تیر حکومت کښې او جناب وزیر اعلیٰ صاحب ډائریکټیوز هم ایشو کړی دی خو زه نه پوهیږم چې دا پبلک هیلتھ ډیپارټمنټ دا کارونه ولې نه کوی؟ څه وجې سره ئے دا ځیزونه پینډنګ ساتلی دی، د دې د مونږ ته لږ وضاحت وشی؟

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: دا جی، هم دا چې کوم موجوده ګرانټ دی، دا که دوئ وګوری نو د دې ډیټیلز کښې دا دی چې یره دیکښې Rehabilitation چې کوم Existing یا Old چې کوم Water supply schemes دی، د هغې Rehabilitation د پاره هم

دا ګرانټ چې کوم وو، ان شاءالله په دې باندې مونږه ووټنګ کوؤ خو دا Already شته په ADP کښې، نمبر په نمبر به راځو او زه به اوس نه د دوئ متعلقه سیکرټری صاحب ته وایم چې یره خصوصاً په دې باندې توجه ورکړئ او میاشت دوه کښې دننه دننه ان شاءالله چې د دوئ دا مسئله حل کړی۔

جناب سپیکر: کوم دا پاتې شوی سکیمونه چې دی۔ دا اول د دې Rehabilitation والا شکریه ادا کړه، دومره بنائسته خبره ئے وکړه۔

نصیر محمد میداد خیل: شکریه ئے ادا کوم کنه جی۔ پینځه کاله کښې خو خدائے توفیق ورنکړو خو که اوس ئے هم وکړی بیا به ئے هم شکریه ادا کړم۔

جناب سپیکر: نه اوس خو شکریه ادا کړه بیا دا خبرې۔۔۔۔۔

نصیر محمد میداد خیل: نه جی، مونږ واپس کړو۔

جناب سپیکر: دا پینځلس منټو د پاره وقفه، مونځ اول وکړئ بیا به دا دغه کوؤ جی۔ پندرہ منٹ کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے نماز کیلئے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی مغرب کی نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Honourable Minister for Elementary and Secondary Education, please move your Demand No. 47.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ایک ارب 92 کروڑ 48 لاکھ 46 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم وتربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees one billion, 92 crore, 48 lac and 46 thousand only, may be granted

to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Education and Training.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Hon`able Minister for Health, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 48.

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 28 کروڑ 57 لاکھ 98 ہزار 320 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں سر! منسٹر صاحب کو پچھلے والا بجٹ جو تھا، اس میں انہوں نے ڈسپنسری جو Rent پہ اس کو رکھی تھی لیکن اس کے بعد پتہ نہیں چلا کہ وہ ڈسپنسریاں کہاں پہ گئیں، میرے خیال میں کسی ایم پی اے کو وہ ڈسپنسری نہیں ملی تو اس کی ذرا اگر وضاحت کی جائے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر، پلیز۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، وہ ان کی بات بالکل بجا ہے، وہ ڈسپنسریز رکھی گئی تھیں لیکن جب اس کے اوپر ڈیٹیل پہ Working ہوئی تو اس کو ہم نے یہ سمجھا کہ یہ اس وقت ان کی فیزیبلٹی نہیں بنتی، لہذا وہ سکیم ہی پوری ڈراپ ہوئی ہے، کسی ایم پی اے کو For that matter، کسی بندے کو کوئی بھی ڈسپنسری نہیں ملی اور اس میں جو اس کی Workability تھی، اس کو ہم نے Rough جو Working اس پہ کی تو اس میں یہ تھا کہ فنانس نے یہ قدغن لگائی کہ یہ جو جگہ ہوگی، یہ Rent کی بجائے کوئی لوگ Voluntarily offer کریں، تو بہت سی جگہ پر ہمیں Complications آرہی تھیں، لہذا ہم نے وہ سکیم ڈراپ کردی، کہیں بھی نہیں بنی۔

جناب سپیکر: سکیم ڈراپ کرنا پڑی، کہیں بھی نہیں بنی۔ منور خان! گلہ نہ کریں، جب کہیں نہیں بنی تو بس پھر آپ کی بھی گئی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees one billion, 92 crore, 48 lac and 46 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Education and Training.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Hon`able Minister for Irrigation, please move Demand No. 49.

سید احمد حسین شاہ (وزیر آبپاشی): شکریہ جناب سپیکر، آپ کی اجازت سے صرف چند سیکنڈ لوں گا۔ اس سے پہلے کہ ملک قاسم صاحب کی کچھ تشنگی رہ گئی تھی تو میں بتاتا چلوں کہ ملک قاسم صاحب کرک میں ان کی ڈیمانڈ کے اوپر ایریگیشن کا سب ڈویژن Approve ہو گیا ہے اور چند دنوں میں ان شاء اللہ اس کے اوپر کام بھی شروع ہو جائے گا (تالیاں) اور دوسرا ساتھ ہی مفتی کفایت اللہ صاحب نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اتنی تھوڑی سی Clapping نہیں ہونی چاہیئے، ملک صاحب! آپ کو تو یہ (قہقہے، تالیاں) آپ کو اتنا Quick response کبھی ملا ہے جی؟

وزیر آبپاشی: مفتی کفایت اللہ صاحب نے صرف ذکر کیا تھا، صرف رائیٹ بنک کینال کا جو ضلع مانسہرہ کیلئے انتہائی اہمیت کی حامل سکیم ہے جو کہ کافی عرصہ پہلے شروع کی گئی تھی لیکن پھر اسے بھول گئے تھے ہم، تو اس کو دوبارہ شروع کیا گیا ہے اور اس کی فیزیبلٹی اور ٹیکنیکل ڈیزائن کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے، ان شاء اللہ میں اور مفتی صاحب اکٹھے جا کے، ایریا میں جا کے اس کی بریفنگ لیں گے۔ تھینک یو جی۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: کام بھی شروع ہو گا یا خالی فیزیبلٹی؟

وزیر آبپاشی: اس کی فیزیبلٹی اور ٹیکنیکل ڈیزائن کیلئے کام شروع ہو گیا ہے جی۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے جی۔

وزیر آبپاشی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 55 کروڑ 59 لاکھ 74 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding rupees one billion, 55 crore, 59 lac and 74 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Irrigation constructions.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

شاہ حسین! دیکھو میاں صاحب بولے ہیں نا، آپ ویسے ہی خواہ مخواہ ان کو وہ دوسری باتیں کرتے ہیں، ملک قاسم خان کے مطالبے پر کتنا Quick response آیا اور آپ کہتے تھے کہ یہ ایسی ویسی بات ہے، یہ تو بھول گئے ہیں، ہم بھولتے کہاں ہیں۔ نو نور څه خبره وه۔

Honourable Minister for Law, please move Demand No. 50.

وزیر قانون: شکریہ جناب سپیکر۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 95 کروڑ ایک لاکھ 41 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں کچھ بولنا چاہونگی۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی، یہ قطار تو بہت لمبی ہو گئی، جی کیا؟ جی بی بی، ایک ایک منٹ سے زیادہ نہیں، خالی تجویز دے دیں۔ جی بڑی لمبی تمہید نہیں باندھنی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ کب ہم لوگ لمبی تمہید باندھتے ہیں، یہ باتوں میں ہی وقت چلا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے میں یہ صرف پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو رینگ روڈ ہے، یہ

کافی عرصے سے جو بن رہا ہے لیکن یہ نیٹو سپلائی اور اسکے وہ بڑے بڑے جو ٹریلرز ہیں، اسکے تلے آ گے روندا گیا اور ابھی تک وہ رینگ روڈ نہیں بنا، باقی تو مجھے اعتماد ہے کہ ظاہر ہے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس یہ محکمہ ہے تو میں یہ صرف پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ رینگ روڈ کب تک بنے گا؟ کیونکہ لوگوں کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا ہے۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔ جی قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ دیں گے، یہ بہت ضروری محکمہ ہے۔ جناب سپیکر، یہ محکمہ پہلے دور میں چیف منسٹر کے پاس تھا، درانی صاحب نے رکھا ہوا تھا، ابھی چیف منسٹر صاحب نے اپنے پاس رکھا ہے، میں انکا مشکور ہوں کہ انہوں نے پچھلی دفعہ بھی ہمیں ایک اچھا سیکرٹری دیا تھا، حبیب علی صاحب نے اس محکمے کو بڑے اچھے طریقے سے چلایا اور اس دفعہ زاہد عارف صاحب کو دیا، انہوں نے بھی بڑا اچھا محکمہ چلایا لیکن ہمارے جو Challenges ہیں، ابھی تک انکو Meet up نہیں کیا گیا۔ جناب سپیکر، ایک عرصے سے ایک بات ہے کمیشن کی، تو وہ تو ایک چلا آ رہا تھا لیکن اس میں ایک چیز اب بڑھ گئی ہے یا اس میں آ گئی ہے Acceptance۔ اب ایسا وقت آ گیا ہے کہ بڑا مشکل ہے، مہنگائی کا دور ہے، آج Tendering ہوتی ہے، کل اسکے ریٹس کہاں چلے جاتے ہیں، اس پر اگر ٹھیکیداروں کے ٹوٹل پر Acceptance لیتے ہیں تو پھر وہ کام کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ جناب سپیکر، ان چیزوں پر نظر ثانی کرنی چاہیئے چونکہ چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور اسکے بعد دوسری بات ہے Quality of work کی، Quality of work پر کوئی Compromise نہیں کرنا چاہیئے، ہیڈز تو بہت اچھے ہوتے ہیں لیکن نیچے تک لوگ، یہ پبلک کی چیز ہوتی ہے، اگر اس چیز میں سے ایک کمیشن دس پندرہ پرسنٹ چلا یا گیا، دس پرسنٹ Acceptance چلی گئی، اس کے بعد آٹھ پرسنٹ سیکورٹی چلی گئی، آٹھ پرسنٹ ٹیکس چلا گیا تو باقی کام کیلئے تو سات، چار پرسنٹ رہ جاتا ہے اور اس میں Profit بھی ہوتا ہے کنٹریکٹر کا۔ جناب سپیکر، ایک وقت تھا، ملک میں جو کچھ ہو رہا تھا، باہر سے Funding ہوتی تھی، Loan ملتا تھا، سب کچھ ہوتا تھا، جس نے جو کچھ بھی کیا، اب صوبہ اور ملک مان گیا ہے کہ ہر کوئی اس کی سروس کرے تو اس پر ہمیں قناعت کرنی چاہیئے اور محکمے میں جو خامی ہے، اس کو دور کیا جائے اور انہوں نے Intime کیا، میں مشکور ہوں چیف منسٹر صاحب کا بھی اور سیکرٹری صاحب کا بھی، کہ انہوں نے Ongoing schemes کو Full-fledged کیا، یہ بڑی اچھی سوچ ہے۔ چونکہ جو سکیم آ جاتی ہے، وہ سارا سال جب جاتی ہے تو وہ پھر Complete نہیں

ہو سکتی۔ یہی اس دفعہ انہوں نے سکیمیں جو ہیں، ہمارے فلڈ کی سکیم ہے، اسکے اوپر کچھ نہ کچھ عمل کیا، میں انکا مشکور ہوں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ کچھ Appreciation بھی دینی چاہیئے، ادھر ایک دو تین روڈز میں نے دیکھے ہیں سی اینڈ ڈبلیو کے اور ایک پل، دو چار کام میں نے دیکھے ہیں کہ اچھے کئے ہیں، جو ایف ایچ اے یا سی اینڈ ڈبلیو اچھا کام کرتے ہیں تو انکو Appreciation دیں، جو خراب کام ہو، اس پہ پکڑیں ان کو تاکہ انجینئرز خوش بھی ہوں نا، سارے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ جی منور خان پلیز، جلدی جلدی، ایک ایک منٹ۔

<u>جناب منور خان (ایڈوکیٹ):</u> ایک منٹ سر، میں ایک چیز آپکی وساطت سے چیف منسٹر صاحب کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ پچھلی جو اے ڈی پی تھی 12-2011 کی، ہر ایک ایم پی اے کو 50 لاکھ روپے دیئے تھے روڈز کیلئے سر، میں سیکرٹری صاحب سے بھی اسی کے بارے میں ملا ہوں، ابھی تک اسکو ورک آرڈر نہیں ملا ہے اور اس پر کام نہیں ہو رہا ہے۔ دوسرا سٹی ہسپتال لکی کیلئے اے ڈی پی میں رقم رکھی تھی، اسکا ٹینڈر بھی ہو گیا، ابھی تک وہ ورک آرڈر بھی نہیں مل رہا ہے، پتہ نہیں کہ ایکسیئن لکی کیوں ورک آرڈر نہیں دے رہا اور سیکرٹری صاحب سے میں نے کئی بار ریکویسٹ کی تو میں یہ چیز چیف منسٹر صاحب کے نالج میں لانا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> لکی Unlucky ہو گیا ہے جی۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> لکی Unlucky نہیں کریں۔ سر، آپکی وساطت سے تو ہم اس کو Lucky کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کوشش کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہم کل گئے تھے، ہم نے کل دیکھا ہے جی۔ نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب، جلدی جی۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> سپیکر صاحب! میں چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں کہ 12-2011 کی اے ڈی پی میں وزیراعلیٰ صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے حلقے میں ایک تو شاہراہ ریشم کے اوپر پل گر گیا تھا، وہ اے ڈی پی میں انہوں نے رکھا تھا اور اس کیلئے ایس ای ٹو کا ٹینڈر بھی ہوا ہے، ڈیزائننگ بھی ہے، تقریباً 12 لاکھ روپے اس کے اوپر خرچ ہوئے۔ میں سیکرٹری صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن پی اینڈ ڈی والوں نے اس سال کی اے ڈی پی میں اسکو شامل نہیں کیا تو میں گزارش کرونگا، سینیئر وزیر صاحب بھی وہاں پہ گئے تھے، بشیر بلور صاحب، اور وہاں پر انہوں نے اعلان کیا تھا تو Kindly اسکو مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔آپکی توجہ آپ کی ہمدردی کیلئے میں ایک لیٹر SO Implementation/ADC.MD/ No. 9473-7 جسکا عنوان تھا Inclusion of scheme construction of Chunia bridge at Maila Madrakhel, District Luki Marwat in the next Financial Year ADP, 2011-12، یہ لیٹر لکھا گیا ہے جناب سپیکر، 26 مارچ 2011 کو، تو 2011-12 تو گزر گیا ہے جی، پھر بھی آئندہ آپ کا پوچھیں گے، میں آپ کے نالج کیلئے یہ لیٹر آپ کو دے رہا ہوں کہ 2011-12 میں تو یہ پل کی کنسٹرکشن کا کوئی بھی ہمیں عندیہ نہیں ملا تو کیا منسٹر صاحب یا وزیر اعلیٰ صاحب یہ مہربانی فرما کر اپنے اس لیٹر کو Next year 2012-13 میں شامل کرنے کی سفارش یا حکم دیں گے؟ اور دوسرا یہ روڈ سے جو یہ From City to Market road، اس کیلئے وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ روڈوں کا ہمیں لکھ کر دیا تھا لیکن وہ بد قسمتی سے پھر بھی اس پر کوئی روڈ لکی مروت میں نہیں بنتا ہے۔

جناب سپیکر: کشور کمار، جی پلیز۔

جناب کشور کمار: تھینک یو جناب سپیکر۔2010 میں سر جو سیلاب آیا تھا، اس میں ہمارا ڈی آئی خان کا پل تھا مندرا، دو سال ہو گئے ابھی تک وہ نہیں بن رہا اور بہت ہی پرابلمز آ رہے ہیں۔دوسری بات لکی کے توسط سے ساتھ ہی چونڈا چیک پوسٹ آتی ہے سر، اسکی حالت اتنی خراب ہے روڈ کی کہ اب گاڑی کا گزر جانا بھی مشکل ہو گیا ہے اور ایک اس سے آگے علاقہ ہے یارا، وہاں پر جگہ جگہ Diversion بنی ہوئی ہے لیکن دو سال سے، سیلاب گزر گیا لیکن وہ Diversions ابھی تک نہیں بنیں تو جناب وزیر صاحب فرمائیں گے کہ یہ کب تک Complete ہو جائے گا جی؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): بعض کوئسچنز تو بڑے Specific ہیں اور اس طرح اس قسم کے Readily available answers انکے نہیں ہوتے۔ جس طرح کشور کمار صاحب نے کہا، وہ ڈیپارٹمنٹ والے بیٹھے ہوئے ہیں تو اس بجٹ سیشن کے بعد میں انکو بٹھا لونگا اور جو Specific areas ہیں، کچھ نصیر محمد خان صاحب نے پل کی بات کی، اسکی بھی Consultancy وغیرہ چل رہی ہے، وہ ان شاءاللہ جلد Finalize ہو جائے گی اور Definitely اگر یہ اے ڈی پی میں شامل ہو گیا تو یہ Next ADP میں بھی جائے گا اور ابھی تو ہمارا تونسہ روڈ جو ہے، وہ بہت کم ہو گیا ہے۔وزیر اعلیٰ صاحب اس پر

روشنی ڈالیں گے ان شاءاللہ تو یہ سارے ایشوز اس میں سامنے آجائینگے، اسکے جواب بھی مل جائینگے اور رینگ روڈ کے متعلق نگہت بی بی کا سوال تھا تو اسمیں بھی کچھ Consultant related issues تھے، اب وہ Resolved ہو گئے ہیں اور Hopefully within eight to ten months ہو سکتا ہے ان شاءاللہ ہم اسکو Complete کر دیں گے۔ اسی طرح لودھی صاحب نے جو فرمایا ہے، سب کچھ Under consideration ہے، اس کے ساتھ ریٹس وغیرہ بھی اور ڈیپارٹمنٹس کے سارے صاحبان یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کی ساری باتیں نوٹ بھی کر لی ہیں اور ان شاءاللہ اسکے اوپر عمل درآمد کریں گے اور آپ کے مشوروں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ تھینک یو جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion moved that a sum not exceeding rupees 3 billion, 95 crore, one lac and 41 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of construction of roads, highways and bridges.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Hon`able Senior Minister for Planning and Development, please move Demand No. 51.

<u>سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)</u>: جناب سپیکر! زہ ډیمانډ موؤ کړم، د هغې نه مخکښې نلوټها صاحب کټ موشن په اے ډی پی باندې راوړے وو او د دې پل ذکر ئے کړے وو چې دا اے ډی پی کښې نشته، واقعی په اے ډی پی کښې نشته خو د هغې هغه جواب دا وو چې د ده څه سات کروړ څه داسې اماؤنټ دے نو دا Foreign doners سره د هغې خبره روانه ده او د هغې دغه به اوشی، څه ورته وائی، دا اخری ډیمانډ دے، ټول هاؤس ته مبارکباد هم ورکوم چې دې سره به ان شاءاللّٰه تعالیٰ زمونږ بجټ به Complete شی۔

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5ارب 37کروڑ 65لاکھ 54ہزار 998روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سپیشل پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: دا خو جی اخری کٹ موشن دے ، کہ پہ دې پسې بیا د وزیر اعلیٰ صاحب سپیچ چې څنگه دے ، کہ تاسو مناسب گنړئ زه به يو خبره وکړم۔

جناب سپیکر: وایه وایه۔ بسم اللہ جی ، بسم اللہ ، زر زر وکړئ۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتا ہوں، چند باتیں اس صوبے کی ہیں، وہ انکے سامنے رکھتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ صاحب کی ایک حیثیت تو یہ ہے کہ یہ ہمارے چیف ایگزیکٹیو ہیں لیکن دوسری حیثیت انکی یہ ہے کہ یہ وفاق میں ہمارے وکیل ہیں۔ اگر یہ اچھی وکالت کرتے ہیں تو پھر ہم اپوزیشن میں بیٹھنے کے باوجود تائید کرتے ہیں اور خدا نخواستہ بہ تقاضہ بشریت کوئی کمزوری ہوتی ہے تو اس کمزوری کو بتانا ضروری ہوتا ہے، اس لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خطیبانہ انداز کے بغیر چند تجاویز اور سوالات پوچھتا ہوں اور مجھے یہ امید رکھنی چاہیئے کہ وزیر اعلیٰ صاحب چونکہ وہ ذاتی معاملہ تو ہے نہیں، پورے صوبے کا ہے، سب سے پہلی گزارش یہ ہے کہ 'ایرا' کے اندر 40 ارب روپے تھے پچھلے مالی سال میں اور وہ 40 ارب روپے چونکہ 'ایرا' کے تھے اور 'ایرا' کو اس لئے ملے تھے کہ یہ ہمارے شہیدوں اور زخمیوں کا پیسہ تھا لیکن بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ اس ہیڈ سے 40 ارب روپے نکال دیئے گئے، اب وہ روپے کہاں چلے گئے؟ یہ تو مجھے نہیں پتہ اس لئے کہ میری معلومات کمزور ہیں اور میں وزیر اعلیٰ محترم سے آپکی وساطت سے یہ بھی ضرور کہونگا کہ ہماری معلومات ہوتی ہیں، ہم اسکی بنیاد پر بات کرتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ حقائق اسکے علاوہ ہوں لیکن وہ بات کرنا بھی ضروری ہوتا ہے، وہ 40 ارب روپے کا اسی صوبہ خیبر پختونخوا میں لگانا ہی انکی وکالت تھی اور ان کیلئے ضروری تھا۔ کیا محترم وزیر اعلیٰ صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ وہ 40 ارب روپیہ جو 'ایرا' کا تھا، وہ اب کہاں پڑا ہوا ہے اور ہم نے کس طرح اس سے استفادہ کیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ پچھلے سال ہمیں ہائیڈل نیٹ پرافٹ کے اندر 25 ارب روپے ملے تھے اور اس وقت ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ یہ 25 ارب روپے ہم خالصتاً بجلی کی سکیموں پر لگائیں گے، یہ اچھی سوچ تھی، اگر ہم اسے تقسیم کر دیتے تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا لیکن اس بار ہمیں بجٹ کی سپیچ میں یہ بتایا گیا کہ ہم نے تو کوئی سکیم شروع نہیں کی اور یہ کہا کہ پیسے تو پڑے ہوئے تھے، جب سکیم شروع نہیں کریں گے تو ہم پیسے کہاں لگائیں اور یہ اچھا ٹھیک سوال ہے لیکن بعد میں بتایا گیا کہ وہ ہماری انکم میں موجود ہے اور محکموں کے اندر اسکو استعمال کیا گیا۔ جب اور محکموں میں استعمال

کیا تواس کے معنی یہ ہیں، اسکی ٹھیک کھپت لگ گئی ہے، کل اگر بجلی کی ایک سکیم شروع ہو جاتی ہے تو یہ 25 ارب روپے کو آپ کیسے نکالیں گے اور اسکی Replacement کا کیا انتظام ہوگا؟ ایک تیسری بات جو میں کرنا چاہتا ہوں، ہمارے ہزارہ میں محرومیوں کی بہت ساری باتیں کی جاتی ہیں لیکن 'ایکسپریس وے'، 'ہزارہ موٹروے'، اس بارے میں اس دفعہ تشویش ہے، خدا کرے کہ یہ افواہ ہو کہ وہ صوبائی اے ڈی پی میں تو تھا نہیں، ہمارا سبجیکٹ نہیں تھا لیکن وفاقی اے ڈی پی کے اندر بھی وہ نہیں آیا۔ اب جب نہیں آیا اور حالات تو ظاہر ہے یہاں ہمارا آخری سال ہے تو کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہمارا 'ایکسپریس وے' سرخ فیتے کی نذر ہو گیا اور ہمیں اس سے کوئی استفادہ نہیں ہوگا؟ جناب سپیکر، میرا چوتھا سوال یہ ہے کہ بجلی کا خالص منافع 110 ارب روپے تھا اور اس کو حاصل کرنے کیلئے ہمارے پاس یہ پانچ سال کا دورانیہ تھا، اس وضاحت کے ساتھ کہ نیشنل عوامی پارٹی کا یہ موقف تھا کہ یہ 110 نہیں ہے یہ 595 ارب ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے Documents بھی موجود ہونگے، دستاویز بھی موجود ہوگی، یہ ایسے ہی کوئی موقف نہیں تھا، اس کی بنیاد ہوگی۔ لیکن جب ایم ایم اے گورنمنٹ نے 110 ارب پر اکتفا کیا تو یہ اس حکومت کی خوش قسمتی ہے کہ انہوں نے اسی 110 کو Pursue کیا لیکن جناب سپیکر، میں جو عرض کرتا ہوں یا شکایت کرتا ہوں، وہ یہ ہے کہ اس کی وصولی کی رفتار بہت کمزور ہے، وہ چیونٹی کی رفتار سے ہم جا رہے ہیں، اس وقت میں جو کھڑا ہوں اور اگر میری معلومات ٹھیک ہیں تو ہمیں ابھی تک 59 ارب روپے مل گئے ہیں مختلف قسطوں میں اور ہمیں 50 ارب روپے اور موصول ہونے ہیں، اس 50 ارب روپے کیلئے عمر نوح چاہیئے، یہ ایک سال میں کس طرح وصول ہونگے؟ مجھے امید ہے کہ ہمارا وزیر اعلیٰ صاحب ماشاء اللہ بہت زیادہ Competent ہیں، انہوں نے اس کیلئے کوئی ایسا طریقہ کار نکالا ہوگا کہ آج کی سپیچ میں پورے صوبے کیلئے خوشخبری مل جائیگی۔ جناب سپیکر، بجلی کی رائلٹی کے بارے میں اور ہائیڈل پاور کی اجازت کے بارے میں ہمیں ایک تشویش ہے، ہمیں یہ اطلاع آئی ہے کہ Conditional اجازت دی ہے، کیا معنی؟ کہ ہم بجلی تو پیدا کرینگے لیکن پیدا کرنے کے بعد اس کو استعمال نہیں کر سکیں گے، اس کا استعمال دوبارہ وفاقی حکومت کریگی، البتہ کسی کمپنی کے ساتھ وہ بات کرینگے تو ہمیں ساتھ بٹھا دیا جائیگا۔ میرا خیال ہے کہ اگر Conditional اجازت ہے تو ٹھیک نہیں ہے، اس کیلئے بھی وزیر اعلیٰ صاحب ان شاء اللہ ہمیں مطمئن کرینگے اور ایک اور بات ہے کہ ہمارے صوبے کو دہشت گردی کا سامنا ہے اور دہشت گردی میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ عظیم ہے، ایک جنگ عظیم ثالث، ایک جنگ عظیم 1914 کے اندر ہوئی تھی اور دوسری

جنگ عظیم ہوئی تھی 1944 کے اندر اور جنگ عظیم کی تعریف یہ بتائی گئی کہ ایک ملک جب ایک ملک سے لڑتا ہے تو ان کی وہ انفرادی لڑائی ہوتی ہے، مختلف ممالک جب اس کے اندر آ جاتے ہیں جناب سپیکر، پھر وہ ایک جنگ دو قوموں کی نہیں ہوتی ہے، پوری دنیا کی ہوتی ہے، یہ تیسری جنگ ہم لڑ رہے ہیں اور ہمارا اتنا نقصان ہوا کہ جنگ کے اصل فریق امریکہ اور افغانستان کا اتنا نقصان نہیں ہوا۔ ہمارے صدر محترم نے کہا ہے کہ ہمیں 70 ارب ڈالر کا نقصان ہوا، میں اندازہ نہیں لگا سکتا، نقصان تو اس سے بھی زیادہ ہے لیکن چلو مان لیا جائے اور اس کے بدلے ہمیں ساڑھے چار ارب ڈالر ملے ہیں۔ آج کل جو پیسے کا ریٹ ہے روپے کا، اس اندازے سے 450 ارب روپیہ ہمیں مل گیا، ابھی 450 ارب روپے کو کہاں اس کو لگانا چاہیئے؟ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں نہیں لگنے چاہئیں، وہ اسلام آباد میں نہیں لگنے چاہئیں، وہ سندھ اور بلوچستان میں نہیں لگنے چاہئیں، وہ اسی صوبے میں لگنے چاہئیں جس نے بہت زیادہ خون دے دیا ہے، یہ اس خون کے پیسے ہیں۔ ہمارے ہاں جو بجٹ تقریر ہے، اس میں لکھا ہوا ہے کہ ہمیں دہشت گردی کیلئے 22 ارب روپے، یہ 22 ارب روپے وہ ہیں جو ہمیں این ایف سی ایوارڈ کے اندر Undivided Pool سے ہمیں ایک پرسنٹ ملے تھے، اس کے معنی یہ ہیں کہ 22 ارب روپیہ کو یہ سمجھ لیا جائے کہ ہمیں دے دیا ہے تو پھر ساڑھے پچاس ارب روپے وہ کہاں ہیں؟ اس کی بھی سمجھ نہیں آتی اور اگر یہ 22 ارب روپے Undivided Pool سے ہمیں دے دیئے گئے پھر تو 450 ارب روپے پورے ہمارا وفاق پر قرضہ ہیں، ایک جگہ اور بھی ہے، میں جانتا ہوں کہ یہ فاٹا کے اندر لگنے چاہئیں جو ہمارے اختیارات کے اندر نہیں ہے، یہ پیسہ یا تو فاٹا میں لگے گا یا ہمارے Settled area میں لگے گا، اس پیسے کیلئے تیسری کوئی جگہ نہیں ہے اور خدانخواستہ اگر ایسا ہے کہ خون ہمارا ضائع ہو رہا ہے اور وہاں پر اسلام آباد والے اس پر بیٹھے ہوئے قبضہ کر رہے ہیں تو یہ ہمارے لئے بہت زیادہ افسوس کی بات ہوگی۔ ہمارے اپنے لہجے میں جو سختی ہے، میں اس کیلئے عذر کرتا ہوں اور میں بہت زیادہ مناسب سمجھتا تھا کہ آج وزیر اعلیٰ صاحب جب تشریف لاتے ہیں، یہ ہمارے لئے عید کا دن ہوتا ہے، وہ بہت کم تشریف لاتے ہیں تو ان کے سامنے قوم کی باتیں رکھی جاتی ہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ آج اپنی سپیچ کے اندر ہمیں مطمئن کرینگے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: عید کا چاند بنے ہوئے ہیں، آپ کے خیال میں عید کا چاند، بس جی میرے خیال میں لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! موڈ بھی اچھا ہے، مجھے بس ایک دو بہت ضروری باتیں کرنی ہیں-----

جناب سپیکر: نہیں، میرا ہر وقت اچھا موڈ ہوتا ہے لیکن اب دیکھیں بی بی، سب ایک ایک کر کے اٹھ رہے ہیں (شور) ابھی اس کو 'وائنڈاپ' کرتے ہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: ایک بہت ہی ضروری بات ہے جی-----

(شور)

جناب سپیکر: ابھی ایسا ہے نا، نہیں آپ لوگوں نے کافی تعاون کیا، میں مشکور ہوں سب کا۔

حاجی قلندر خان لودھی: تھوڑا موقع دے دیں-----

جناب سپیکر: نہیں لودھی صاحب، میں نے آپ کو ہر وقت موقع دیا ہے، سب کو دیتے ہیں، ابھی ادھر میرے سامنے دیکھیں، 50 کاغذ پڑے ہیں، وہ بیبیاں سب بولنا چاہ رہی ہیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں مجھے تھوڑا سا موقع دیں-----

جناب سپیکر: آپ کی بات اکیلی نہیں ہے نا، یہ پہلے تو ان لیڈیز کو بھی موقع دونگا تو بارہ بجے تک بیٹھیں گے۔

حاجی قلندر خان لودھی: مفتی صاحب نے بھی بات کی ہے، اب مجھے بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب نے بھی، مفتی صاحب تو ایک کٹ موشن پہ کھڑے ہو گئے اور پھر اس کے دل میں جو آتا ہے، میاں صاحب خاموش بیٹھے تھے، میرا خیال تھا کہ یہ شعروں میں جواب دینگے لیکن میاں صاحب نے جواب نہیں دیا شعر میں، ابھی لودھی صاحب، Sorry آج مشکل ہے، ممکن نہیں ہے۔ Thank you very much۔ چونکہ میرے لئے سب برابر ہیں، پھر ہاؤس میں فرق پڑ جاتا ہے۔ مفتی صاحب نے تھوڑی دراندازی کی ہے، کیا کہتے ہیں اس کو؟ اردو لفظ بھی نہیں سمجھتا۔

The motion moved that a sum not exceeding rupees 5 billion, 37 crore, 65 lac, 54 thousana and 998 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Special Program.

Now the question before the House is that Demand moved by the honourable Minister may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted.

(Applause)

<u>جناب سپیکر:</u> بی بی! آپ لوگوں سے معذرت کے ساتھ، جس جس نے ٹائم مانگا، وقت کی کمی کی وجہ سے مجبوری سے میں نہ دے سکا تو مجھے یقین ہے کہ آپ مجھے معاف کرینگے۔ بہت شکریہ۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2011-12 کے منظور شدہ اخراجات کے توثیق شدہ جدول کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Hon`able Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Authenticated Schedule of the Authorized Expenditure, with regard to Supplementary Budget for the year 2011-12. Honourable Minister, please.

<u>Mr. Muhammad Humayun Khan (Finance Minister):</u> Mr. Speaker Sir, I wish to lay the Authenticated Schedule of the Supplementary Budget for the Financial Year 2011-12, under clause (2) of Article 123 of the Constitution, in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> It stands laid.

میں دوبارہ ہاؤس سے معافی مانگونگا کہ یہ کبھی کبھی میں بھی تھوڑا تھوڑا Hyper ہوتا ہوں، ایک تو Age کا تقاضا ہے، آپ کو ویسے میں Young لگ رہا ہوں لیکن (قہقہے) میں بھی Sixty کو، Sixty کو Touch کر رہا ہوں، تو مجھے معافی دینگے۔ جی میاں صاحب، کچھ دلچسپ باتیں کریں، یار۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر صاحب! یو خو ستاسو په اجازه زه د ډپټی سپیکر د ځائے نه لګیا یم، دا اجازت هم تاسو را کړئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> او خبره کوه خو ترسکونه خبره، لانجې والا خبره مه رااوباسه، ترسکونه خبره۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> نه ډیرې خوږې خبرې کوم۔

<u>جناب سپیکر:</u> لږ ئے فریش کړه، دا هاؤس فریش کړئ۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> یره جی فریش به ئے څه کړم، خو تاسو د مفتی صاحب خبره کوله، دے مونږ تر اوسه بے جوابه پریښودے نه دے خو سی ایم صاحب دلته موجود وو، مونږ په احترام کښې چپ وو او ما د مفتی صاحب په وړومبی ځل عزت کړے دے او ته ئے راباندې خامخا برابروې (قہقہے) خو دے چې څه پسې خفه

دے ، ده مونږ ته اووئیل خو چې زه اوس په دې هاؤس کښې وایم نو ډیره بده خبره ده (قہقہے) او ورته وګورئ جی په خله ئے لاس کیښودو (قہقہے) او بس دے د منع شی د سی ایم صاحب نه ګنی خیر ئے نشته (قہقہہ) حال وایم۔ ډیره مهربانی جی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ بی بی، ما خو معافی وغوښتله، تاسو بیا هم۔

محترمہ نور سحر: زه جی یوه خبره کوم-----

جناب سپیکر: ترسکونه خبره که کولې شې خو وکړه۔

محترمہ نور سحر: ترسکونه خبره ده جی۔

جناب سپیکر: ما ته پته ده، ته به اوس لانجه رااوباسې (قہقہے) دا اوس ټولو مشرانو ته وایم، بی بی! نن پریږده، ماته پته ده، ملک قاسم د هم پاڅولو، بس کښېنه بی بی۔ Now with due apology to everyone, with due apology, I invite, I invite-----

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب! مونږ له لږ ټائم راکړئ، ډیره ضروری خبره ده، وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے-----

جناب سپیکر: پلیز پلیز ملک صاحب، ملک صاحب، ما تاته-----

ملک قاسم خان خٹک: انتهائی ضروری خبره ده جی، نن وزیر اعلیٰ صاحب موجود دے او دا ډیره اهمه خبره ده جی۔

Mr. Speaker: Now I invite honourable Leader of the House, Amir Haider Khan Hoti, to update the House, (Applause) to update the House on Budget and issues raised and the current position of the Province. Hon`able Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, please. Thank you.

جناب امیر حیدر خان (قائد ایوان): بسم الله الرحمان الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب او د دې ډیر معزز هاؤس زما ډیرو عزتمندو مشرانو ورونو، زما خویندو او زما ټول کولیګز! د ټولو نه اول خو زه محترم سپیکر صاحب، ستاسو شکریه ادا کوم چې

ماله مو دا موقع راکړه چې د دې حکومت، زه تش حکومت نه یادوم بلکه د دې پراونشل اسمبلئ پنځم بجټ د هغې Winding up speech او هغه ټول معاملات چې کوم د بجټ سره تعلق ساتی، هغه ټول معاملات چې په کوم باندې د دې معزز هاؤس ممبرز خپله رائے ورکړې ده، چې زه په هغې باندې خبره وکړم۔ ماته دا هم احساس دے چې وخت بے وخته دے خو ډیر داسې سوالات، ډیرې داسې مسئلې او ډیر داسې ایشوز شته چې که په هغې باندې نن ما خبره ونکړه نو زما په خیال دا به زه د دې هاؤس سره زیاتے کوم او د دې هاؤس یو ډیر لوئے مقام دے، د دې هاؤس یو ډیر لوئے حیثیت دے ځکه چې دا هاؤس وی او د دې مقام وی او د دې حیثیت وی نو زمونږ د ټولو عزت دے او چې خدائے مه کړه د دې هاؤس، خدائے مه کړه، خدائے مه کړه، عزت ئے پاتے نه شی نو په مونږ کښې د هیچا عزت بیا نه پاتے کیږی۔ ټولو کښې اول خو محترم سپیکر صاحب، زه دلته ناست خپل ټولو کولیګز ته ډیره ډیره مبارکی ورکوم چې شکر الحمد للّٰه مونږ په شریکه خپل پنځم بجټ پیش هم کړو او شکر الحمد للّٰه مونږ په شریکه خپل پنځم بجټ منظور هم کړو (*تالیاں*) او د دې کریډټ چې کوم دے، هغه نه چیف منسټر ته ځی، نه کیبنټ ته ځی، نه تش ټریژری بینچز ته ځی، د دې کریډټ جمهوریت ته ځی، د دې کریډټ د دې هاؤس ټولو ممبرانو ته ځی۔ نن زه د دې هاؤس ټولو ممبرانو ته د هغوی په دې کردار باندې سلام پیش کوم او د هغوی ټولو شکریه ادا کوم، ډیره مهربانی ستاسو۔ (*تالیاں*) د دې پنځم بجټ سره یوه بله خبره هم نن ډیره واضحه شوه چې د جمهوری نظام نه بل بهتر نظام نشته۔ په پاکستان کښې د بدقسمتئ نه د جمهوریت خلاف ډیر سازشونه شوی دی، په پاکستان کښې د بدقسمتئ نه جمهوریت له پوره موقع نه ده ورکړې شوې، ډیر وخت پس جمهوریت ته او یو جمهوری نظام ته موقع ملاؤ شوه او زما دا ان شاء اللّٰه امید دے بلکه یقین دے چې راروان وخت کښې هم د خلقو د مینډیټ او د رائے احترام کیږی او څنګه چې دې حکومت او دې اسمبلئ ته پینځه کاله له خیره ان شاء اللّٰه ملاویږی، داسې به له خیره راروان حکومت او اسمبلئ ته هم ملاویږی، دغه زمونږ د ټولو ذمه واری جوړیږی که زه نن دلته ولاړ یم، هم زما دا ذمه داری جوړیږی او که سبا زه اخوا ناست یم نو هم زما دا ذمه واری

جوړیږی، د دې د پاره به ان شاءالله په شریکه کار کول غواړی۔ (تالیاں) بیا زه، یہ بات بلکہ میں تھوڑی اردو میں کر لونگا، صرف یہ بات، مجھے میڈیا کے دوستوں نے کہا تھا کہ آپ تھوڑی سی بات اردو میں کر لیں اور میں اس لئے اردو میں کرنا چاہ رہا ہوں کہ میں یہ چاہ رہا ہوں کہ یہاں سے جو پیغام میں دینا چاہ رہا ہوں، وہ پورے پاکستان تک پہنچے۔ ہمارے صوبے کی اور پھر بالخصوص اس پراونشل اسمبلی کی کچھ نہایت ہی اچھی روایات رہی ہیں۔ میں تو پہلی دفعہ پراونشل اسمبلی کا ممبر بنا ہوں، یہاں پر ایسے سینیئر پارلیمنٹیریز موجود ہیں جن کو بار بار یہ موقع ملا ہے۔ بد قسمتی سے کچھ اسمبلیز میں جو ماحول ہم نے دیکھا ہے، بد قسمتی سے کچھ تلخیاں جو سامنے نظر آئی ہیں، بد قسمتی سے ان تلخیوں کے نتیجے میں اور اس ماحول کے نتیجے میں پاکستان کی پوری سیاست پر، جمہوری نظام پر، سیاست پر اور سیاستدانوں پر جو اس کے اثرات ہیں، وہ کوئی زیادہ اچھے نہیں ہیں۔ ظاہری بات ہے کہ جہاں پر اس طرح کی تلخیاں ہوتی ہیں اور ایسے رویے ہوتے ہیں تو اس سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں، میں آج چیف منسٹر کی حیثیت سے نہیں، میں آج خیبر پختونخوا کے ایک رکن کی حیثیت سے، اس اسمبلی کے ایک رکن کی حیثیت سے اس اسمبلی کے اپنے تمام کولیگز کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، چاہے وہ گورنمنٹ میں ہوں، چاہے اپوزیشن میں ہوں، جس پارٹی سے بھی انکا تعلق ہو، انہوں نے اس پراونشل اسمبلی کی اچھی روایات کو برقرار رکھا ہے، (تالیاں) یہ کریڈٹ آپ کو جاتا ہے۔ (تالیاں) محترم سپیکر صاحب!

زه قطعاً دلته په دې هاؤس کښې ولاړ دا دعویٰ نه کوم چې دا مونږه بیخی یو Best, ideal budget پیش کړے دے خو زه دومره گستاخی ضرور کوم چې د دستیاب وسائل په حساب او لکه د حالاتو په حساب او د Ground realities په بنیاد او زه بیا دا خبره وروستو ثابتوم چې د دې نه مناسب ترین بجټ د دې صوبې د پاره بل نه شو پیش کیدے، د دې د پاره دا د خوشحالئ خبره ده او ښه خبره ده او داسې Additions پکار دی چې مونږه جاری وساتو چې د بجټ نه مخکښې کوم Pre budget consultations شوی دی، سیمینارز شوی دی، Elected representatives په هغې کښې خپل Input ورکړے دے، سول سوسائټی په هغې کښې خپل Input ورکړے دے، دغه سترې اول د پیښنور پورې محدود وه، دې ځل په هغې کښې د ایبټ آباد او د مردان اضافه وشوه، زما په خیال چې نه صرف دا پراسیس جاری ساتل پکار دی بلکه دیکښې مزید چې

ځومره خلق مونږه Involve کولے شو، پکار ده چې په Pre budget discussions کښې د خلقو Input راشی، دغه ضروری خبره ده۔ دې نه وړاندې محترم سپیکرصاحب چې زه د دې کال د بجټ په حواله خبره وکړم، زما د تیر کال د بجټ سپیچ په حواله باندې یا د هغه کارروایئ په حواله باندې زما بعضې ډیر محترم ترین نن څه حوالې ورکړې، زما هم د هغه بجټ سپیچ په حواله یو څو خبرې دی چې زه ئے نن د دې هاؤس وړاندې کیږدم چې د هغې په بنیاد لږ تاسو زما احتساب وکړئ چې هغه خبرې، هغه وعدې چې کوم په تیر بجټ سپیچ کښې شوې وې چې نن هغې کښې بعضې بنیادی خبرې آیا سرته رسیدلې دی که نه دی رسیدلې؟ فلور آف دی هاؤس اپوزیشن لیډر صاحب یو خبره وکړه او بلکه یو جائز ګیله ئے وکړه چې یو فلائی اوور چې هغه تیر حکومت خپل خواهش دا وو چې هغه د د محترم مفتی محمود صاحب په نوم باندې شی او د هغې د پاره بیا یو بل نوم تجویز شوے وو، رحمان بابا فلائی اوور، اللہ د د مفتی صاحب مغفرت نصیب کړی، یو ډیر عظیم لیډر وو، یو ډیر غیرتی سړے وو او زه کم از کم په دې خبره باندې فخر کوم چې د مفتی صاحب یعنی د جمیعت مشرانو او زمونږ مشرانو په شریکه باندې د دې ملک خدمت کړے دے او جدوجهد ئے کړے دے

(تالیاں) نو ما هغه وخت دا وئیلی وو چې نه دا به مونږ هم که کیږی نو د مفتی صاحب په نوم به دا کیږی۔ نن شکر الحمد للہ نه صرف دا چې هغه منصوبه مفتی محمود فلائی اوور ده، بلکه ما خواست وکړو مولانا صاحب ته او د هغې Ground breaking ceremony چې کومه وه، ما او مولانا عطاالرحمان صاحب په شریکه مونږ له خیره وکړه ځکه چې دا د هغه د کور اعزاز وو او اعزاز ئے جوړیدو۔ بیا دلته کښې هم په دې هاؤس کښې زما یاد شی چې زما د فنانس منسټر صاحب د باچا خان خپل روزګار سکیم خبره وکړه او بیا هغوی دا هم اووئیل چې په دیکښې به د سیاست د پاره مونږ څه ګنجائش نه پریږدو نو ډیر ملګری ناست داسې وو چې هغوی لږ وخاندل چې یو سکیم دے، د هغې دا نوم دے، یو سیاسی حکومت دے او په هغې کښې به مداخلت نه کیږی او ما دې هاؤس ته تسلی ورکړې وه چې ان شاءاللہ مونږه به بهرپور کوشش کوؤ چې په هغې کښې هیڅ قسمه بیجا مداخلت ونشی۔ سپیکرصاحب، په زرګونو خلقو ته

Loan extend شو، یو یو لاکھ روپئ د سود نه پاک، نن په دې هاؤس کښې، په دې ډیر محترم هاؤس کښې زه ولاړ دا وایم چې په دغه زرګونو کیسسز کښې د څوک یو کیس دا سې را پیدا کړی چې په هغې کښې سیاسی مداخلت شوے دے نو زه به دا خپل الفاظ واپس واخلم (تالیاں) او د هغې واضحه ثبوت زه تاسو له درکوم او دې هاؤس له ئے ورکوم۔ بینک چې یو کمرشل اداره وی او هغه چې کله Loan ورکوی نو ډیر احتیاط کوی خو د بینک ډیر Loans چې کوم دی، هغه Bad loans شی او Recovery کښې هغوی ته Problems وی۔ په زرګونو خلقو ته لاکھ لاکھ روپئ ملاؤ شوې او چې کوم Returns percentage دے یعنی واپسی چې کومه ده، د باچا خان خپل روزګار سکیم، دا د دې ملک په تاریخ کښې په وړومبنی ځل باندې د پبلک سیکټر یو Loan scheme دا Percentage return دے، هغه Percentage چې کوم Return دے، هغه د 99% نه سیوا دے، 99% دې وخت کښې د هغې Return راروان دے (تالیاں) مطلب دا چې 99% نه سیوا خلقو پیسې واخستلې، د خپل ضرورت د پاره ئے استعمال هم کړې او د هغوی د ژوند پایه روانه هم شوه او هغه پیسې ئے واپس ورکړې او د دې سکیم د پاره یو ارب روپئ اول، دوه اربه روپئ په دویمه مرحله کښې او دې ځل یو ارب، Sorry یو ارب دویمه کښې، یو ارب دې ځل، ټوټل باچا خان خپل روزګار سکیم دې وخت کښې شکر الحمد لله درې اربه روپئ دی چې دا به زمونږه د خلقو د پاره یو سهولت وی او د روزګار مواقع به دیکښې لټوؤ له خیره ان شاءالله۔ بیا دلته کښې په دې فلور آف دی هاؤس شهید محترمه بینظیر بھټو صاحبه، د هغې په نوم باندې زمونږ یو سکیم وو، د هیپاټائټس سی د Patients او د هغې د پاره یو ارب روپئ او هغه سکیم دې وخت کښې له خیره Launch شوے دے او هغه Treatment شروع دے۔ بیا د هغې نه پس هنرمند روزګار سکیم، د Technically trained خلقو د پاره ایک ارب 30 کروړ روپئ، درې درې لکھو روپو قرضه هغه هم Launch شوې ده او بیا زه تاسو ته په دعویٰ دا وایم او زه ئے څکه وایم چې په دې هاؤس کښې څومره ممبران تاسو ناست یئ، که اپوزیشن کښې دی او که ټریژری بینچز کښې دی، لږ په خپل یاداشت زور واچوئ چې اوسه پورې د باچا خان خپل روزګار سکیم د پاره یا د هنرمند روزګار سکیم د

پاره یا د روایتی روزګار سکیم د پاره چرې تاسو ماله سفارش راوړے دے ؟ نه مو د راوړے ، چرې مو نه دے راوړے نو لهذا که نن دا سکیمز د کامیابۍ سره روان دے او په دیکښې سیاسی مداخلت نه دے شوے نو دا کریډټ تش ګورنمنټ نشی Claim کولے ، دا د ګورنمنټ تش کریډټ نه دے ، دا کریډټ ټول هاؤس ته ځی، دې ټولې اسمبلۍ ته ځی چې ستاسو په تعاون باندې په دیکښې نن سیاسی مداخلت نشته۔ (تالیاں) دغه شان زمونږ بچی، تیر بجټ سپیچ کښې چې څنګه ما وئیلی وو، دې وخت کښې هغوی Centers of excellence ته تلی دی، د هغوی ټریننګ، ټیکنیکل ټریننګ شروع دے ، Free of cost هغه پیسې مونږ ورکوؤ او نه صرف دا چې هغه پیسې مونږه ورکوؤ د هغوی د ټریننګ د پاره بلکه هغوی له مونږه سکالر شپس هم ورکوؤ، Cash support ورله ورکوؤ۔ دغه شان یو بل د ایجوکیشن په حواله ډیر Important scheme، روخانه پختونخوا سکیم، زمونږ کم از کم څه د پاسه څلور سوه U/C's کښې اوس هم د جینکو هائی سکول نشته دے ، علاج ئے څه دے ؟ چې سرکاری سکولونه جوړوؤ نو وخت به لګی، کله به پوره کیږی، Quality education ensure کیږی ؟ نه Ensure کیږی ، دغه یو بل کوئسچن، ماته وائی چې اکثر تاسو اعتراض کوئ، لهذا وړومبئ مرحله کښې سل سکولونه، دویمه مرحله کښې څلور سوه سکولونه، د پنځوس سکولونو انتخاب به کیږی د پرائیویټ سکولز، خالصتاً بیا د میرټ په بنیاد چې کوم ایریاز کښې سرکاری سکول نشته، د سرکار ذمه واری وه چې هغوی جوړ کړے وے ، هلته کښې به د پرائیویټ سکول انتخاب کیږی، انتخاب شوے دے او په دې پینځه سوه سکولونو کښې چې څومره بچی سبق وائی د هغوی فیسونه به خیبر پختونخوا حکومت ورکوی، هغه به هغوی پخپله نه ورکوی۔ (تالیاں) دې د پاره محترم سپیکر صاحب، یو ارب روپۍ مونږه 500 plus 500 دا ایښودلې شوې دی او دغه شان ستوری د پختونخوا سکیم، زه د نګهت بی بی شکریه ادا کوم چې دا کله فنانس منسټر خپل سپیچ کښې وئیل نو هغوی یو کولیګ appreciate کړې وه دا ، لس لس زره روپۍ د میټرک د پوزیشن هولډر د پاره چې سرکاری سکولونو کښې سبق وائی، پینځلس زره د ایف اے / ایف ایس سی د پاره، کالجز والا نه وو نو هغه پکښې Include

شو او اوس ما Recently approval ورکړو، بورډ آف ټیکنیکل ایجوکیشن چې کوم 30 top position holders دی، هغوی ته به هم دا سکالرشپس ملاویږی چې هغوی پرې خپل سبقونه اووئیلے شی (تالیاں) او زه دا هم دې هاؤس سره شیئر کول غواړم چې ما هغه بچی راغوښتی دی د دې د Launching د پاره او هغه بچی چې کوم دی سپیکر صاحب، د لوئر مډل کلاس څه چې د Poverty line نه هم لاندې Background ئے دے او نن د دې Initiative په وجه باندې هغه بچی په خیبر میډیکل کالج او په انجینئرنگ یورسټی غوندې انسټی ټیوشنز کښې شکر الحمد لله سبق وائی، د دې جوګه شو هغوی، دا د دې صوبې مستقبل دے، دغلته پکار ده چې مونږه Invest کړو۔ دغه شان د آئی ټی جدید دور دے، دې اړخ ته مونږ بالکل توجه نه ده ورکړې۔ ما تیر ځل خپل سپیچ کښې وئیلی وو چې هندوستان چرته لاړو او مونږ چرته ولاړ یو؟ بیا د دې صوبې په تاریخ کښې په وړومبنی ځل سپیکر صاحب IT Park concept مونږ راوړو، پیښور کښې Launch شو، ایبټ آباد کښې Launch شو، بلکه د ایبټ آباد خو دومره زبردست Response دے چې یو پوره Fill شو، اوس ان شاءالله ایبټ آباد کښې مونږ دویم IT park که خیر وی هلته کهولاوؤ د ایبټ آباد د پاره۔ (تالیاں) بیا د پینځه ډسټرکټس د پاره یو ارب روپئ پیکج، پسمانده ډسټرکټس نه صرف دا چې هغه پیکج Launch شو بلکه زه Personally پینځه واړه ډسټرکټس ته تلے یم، هلته حاضر شوے یم، بیا د تور غر چار بلین پیکج نه صرف دا هغه پیکج Launch شو بلکه زه پخپله ورغلم او ستاسو او د دې هاؤس د معلوماتو د پاره په تور غر کښې د ټولو سیاسی جرګې شوې دی، جلسې نه کیږی، زه چې کله ورغلم نو د تور غر خلق دومره په مینه کښې وو چې هغوی وئیل چې نن په وړومبنی ځل باندې مونږ د جرګې په ځائے باندې یو سیاسی جلسه یو سیاسی سرې له کړې ده او هغه چار اربه روپئ چې اوس هغوی له Launch شو، اوس هغوی له Launch شو چې هغې کښې روډز دی، سکولز دی، Health facilities دی، دا ما تیر ځل په فلور آف دی هاؤس' کمټمنټ' کړے وو۔ دلته د مفتی صاحب نه مخکښې هم او نن مفتی صاحب هم خبره وکړه د هائیډل جنریشن پراجیکټ په حواله باندې یو تاثر دا وو چې مونږ خپل هائیډل جنریشن پراجیکټس

چې کوم دی نو دا تش دوه سوه میګا واټه ته Confine کړی دی، زه لږ د هغې وضاحت کول غواړم سپیکر صاحب۔ ټولو کښې اول 110 ارب روپو ته مونږه غاړه ولې کیښوده؟ Collective wisdom او Collective decision، ستاسو به یاد شي مفتی صاحب چې په دې مسئله باندې مونږ All Parties Conference کړے وو، ستاسو به یاد شي چې په هغې کښې د مختلفو پارټو بشمول زما د پارټۍ رائے مختلف وه خو چې د ټولو نه رائے واخستلې شوه، اکثریتی رائے دا راغله چې نن مونږ Claim د 110 بلین به اوړو، دغه مقدمه به کوؤ، دغه به ګټو۔ د هغې په وجه باندې ټولو پارټو بیا هغه اکثریتی رائے سره اتفاق وکړو او د دې صوبې د ټولو Political parties د شریکې مطالبه دا شوه چې 110 billion rupees چې کومه فیصله شوې ده، اوس په هغې کښې څه شوی دی او څه نه دی شوی، هغه تفصیلات هم زه تاسو ته وایم خو اول به زه د هائیډل پراجیکټس په باره کښې خبره وکړم۔ مچئ مردان، رینوله کوهستان او درال خوړ، دا درې واړه چې Club کړئ، دا 56 میګاواټس دی۔ تاسو وئیل کله به شروع کیږی، په درې واړو باندې شکر الحمد لله دې وخت کښې کار شروع دے، روان دے، جاری دے۔ مټلتان 84 میګاواټ، سبا نه بله ورځ ان شاءالله زه مټلتان ته روان یم او سبا نه بله ورځ به زه ان شاءالله د مټلتان Ground breaking کوم۔ (تالیاں) لاوی 69 میګاواټ، په دریشم تاریخ هم د دې میاشت اووه ورځې پس زه روان یم ان شاءالله او په چترال کښې به زه د لاوی د 69 میګاواټ Ground breaking ceremony ان شاءالله کوم۔ (تالیاں) د دې نه علاوه Eight PC-1s already تیار شوی دی، Four approve کړې شوی دی، څلور د فیډرل لیول وې، څلور فیډرل لیول ته Approval ته تلی دی او چې PC-1 ئے څنګه Approve شی، مرحله وار به په هغې باندې کار شروع کیږی۔ دغه اته چې کوم دی مفتی صاحب، هغه 826 میګاواټ د هغې Capacity ده د ټولو۔ (تالیاں) د هغې نه علاوه چونکه تاسو ته پته ده چې د بجلئ منصوبې ډیر وخت اخلی، زمونږه دیارلس منصوبې د Feasibilities study په سټیج کښې دی او د هغې Feasibilities به ان شاءالله د کال نه دوه کاله کښې Complete کیږی او

هغه Capacity چې کومه ده نو هغه 1322 میګاواټ ده، د دغه پورې نو کل ملا کے چې کوم دا ټوټل ستاسو دغه راځي، دا ما چې تفصیلات درکړل، دا تقریباً 2100 میګاواټ راځي۔ پاتې شوه د دې خبره چې 25 بلین روپۍ د دې د پاره چرته دی، چرته خرچ شوی دی، د دې د پاره نشته دستیاب؟ دا ستاسو ایکشن پلان چې کوم دے، د دې 2100 میګاواټو دا Already تاسو د اے ډی پی خپله کاپی راواخلئ، دا ستاسو د Annual development programme، د Development plan حصه ده او دا پیسې چونکه اے ډی پی ته ورکړې شوې دی نو ظاهره خبره دا ده چې اے ډی پی کښې به پرې دا پراجیکټس مونږه Complete کوؤ، نو دا ان شاءالله یقین ساتئ، د بل حکومت خو پته نه لګی، کیدې شی په شریکه ئے جوړ کړو خو بهرحال (تالیاں) خو دا پیسې۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! د ربا ندې بنه ولګیده۔

قائد ایوان: پیسې د دې له خیره د دې دستیاب دی او هغې کښې بیا د هاؤس انفارمیشن د پاره چې تاسو وایئ چې وخت ډیر زیات اخلی۔ جی نلوٹھا صاحب آپ کہہ رہے ہیں، آپ کے ساتھ بھی ان شاءاللہ بنائیں گے، مل کے بنائیں گے تب یہ حکومت، سب مل کے ان شاءاللہ بنائیں گے۔ دا نورې چې 110 ارب روپۍ دی دا چې این ایف سی ایوارډ نه مخکښې کومه چې زمونږه معاهده شوې وه، هغې کښې دا وه چې فوری طور 10 ارب روپۍ چې کومې ملاؤ شوې او بیا 100 ارب روپۍ په څلور کالو کښې، 25 ارب روپۍ په یو یو Installment، نو له خیره د میږی په رفتار نه دی راروانې، 25 ارب روپۍ چې راوړې نو هغې له خو یو هاتهی پکار وی خو بهرحال د شیډول مطابق راروانې دی۔ دې وخته پورې پکار ده چې مونږ ته 60 ارب روپۍ وصول شوې وے، زه نن دې هاؤس له دا بالکل مبارکی ورکوم چې دې وخت پورې مونږ 60 ارب روپۍ وصول کړې دی، مونږ ته ملاؤ شوې دی (تالیاں) او 50 ارب روپۍ چې کوم دی، 50 ارب روپۍ به اوس په راروان ،ګنی دا کال چې کوم Financial year اوس شروع کیږی او ورپسې 2012-13 او 2013-14 دیکښې به دا نورې 50 ارب روپۍ ان شاءالله دې صوبې ته ملاویږی او د هغه شیډول مطابق، هاں یو خبره البته ضرور پاتې ده،

او بیا د ټولو نه لوئے Principal amount او 2004-05 onwards mark up جنګ چې دے ، هغه د شپږ اربو روپو د Uncapping، زه بالکل دا اعتراف کوم په دې هاؤس کښې چې یو خوا ته که په 110 ارب روپۍ مونږ ته کامیابی ملاؤ شوې ده، ستاسو د ټولو د شریکې د کوششونو په نتیجه کښې، یو خواته که Hydel Action Plan launch شو ستاسو د ټولود رهنمایئ په نتیجه کښې، هغې سره سره Six billion rupees اوس هم Uncapped شوې نه دی او وجه ئے شپږ اته میاشتې دا چې زمونږه او د فیډرل فنانس ډویژن په خپل مینځ کښې مذاکرات روان وو او یو بالکل حتمی مرحلې ته ورسیدو خو په تیر دوه دریو میاشتو کښې چې بیا څه سیاسی ډیویلپمنټس او څه مشکلات د اسلام آباد په سطح باندې وو، زه په هغه حواله څه خبره نه کول غواړم ځکه چې زمونږه د ټولو ترجمانی هغه ورځ په اسمبلئ کښې مفتی صاحب کړې ده، هغوی په هغې باندې ډیره تفصیلی خبره کړې ده له خیره (تالیاں) خو بهرحال۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Appreciate کرنے والی بات ہے کہ ایک بڑی زلزلہ زدہ حالت میں گورنمنٹ سے اتنی بڑی Amount صوبے کو لانا، اچھی بات ہے کہ آپ سب اس کو ضرور Appreciate کریں (تالیاں) کتنے بلین آئے ہیں؟

Leader of the House: Sixty billion…..

Mr. Speaker: Sixty billion, quite a big chunk.

قائد ایوان: دې نه علاوه اوس زه به د آئل اینډ ګیس خبره وکړم، ما تیر ځل په خپل سپیچ کښې دا وئیلی وو چې آئل اینډ ګیس کښې به مونږ ته رائلټی ملاویده او مونږ به مخکښې Producing areas ته ورکوله، د دوه آئټمز په بنیاد، Royalty on Oil, royalty on Gas، هم په دې حکومت کښې هغې کښې مونږ تبدیلی وکړه او دوه نور آئټمز مونږ په هغې کښې نور Include کړل، د Producing Areas د پاره Gas Development Surcharge او د هغې سره Excise Duty on Gas، هم په دې هاؤس کښې مطالبه شوې وه ماته، تاسو هغه خلق یئ چې تاسو به وئیل چې خپله خاوره خپله اختیار نو چې تاسو د پختونخوا د حق خبره کوئ نو تاسو د Producing areas د حق ولې خبره نه کوئ؟ او تاسو دیکښې Percentage increase کړئ او ما دې هاؤس ته تسلی ورکړې وه چې که وسائل

دستیاب وی نو ضرور به مونږ دا کوؤ ځکه که خپله خاوره خپله اختیار د ټولې پختونخوا د پاره ده نو خپله خاوره او خپل اختیار د کوهاټ او د کرک د پاره هم ده، د هر Producing area د پاره ده (تالیاں) ما هغه 'کمټمنټ' کړے وو خو د هغې نه مخکښې زه دومره اووایم چې یو بل کار به هم وکړئ، ځکه چې دا تپوس وشو چې کومه حده پورې زه ستاسو وکالت هلته کښې کوم یا نه کوم، زه چې څه وایم هغه مناسب وی خو لاړ شئ او په اسلام آباد کښې ئے تپوس وکړئ۔ ستاسو مقدمه چې کله زما په ذمه وی نو هغه د سی سی آئی په فورم وی، د ټولو نورو خلقو سره، په ډیر احترام سره چې ورشئ هلته دا تپوس وکړئ چې چرته ستاسو د دې صوبې وزیر اعلیٰ د غفلت مظاهره کړې ده او که نه ده کړې؟ دا جواب به درته اسلام آباد نه ملاویږی او هغه وجه وه چې 2012 Petroleum policy کله هغوی راوړله، په سی سی آئی کښې ئے بلډوز کوله، نور ټولو ممبرانو ورسره منل، ستاسو د نمائنده په حیثیت یو زه ودریدم، ما ئے مخالفت وکړو، په هغه فورم مو Approval ته پرې نښودو او هله مو ورسره ومنله چې 50% مونږ ته کوم 18th Amendment را کړے دے چې د هغې په رڼا کښې راسره هر څه ومنل نو بیا مو ورسره Petroleum policy ومنله۔ (تالیاں) د هغې سره سره دې ځل ستاسو رائلټی چې کومه ده، 5% نه مونږه که Percentage wise ورته ګورې Actually increase is 100%، 5% نه د Gas producing areas د پاره آئل اینډ ګیس رائلټی دې حکومت 10% کړه، 100% Increase او چرته چې تیر ځل اویا کروړه روپۍ ملاویدلې هلته به ان شاءالله دې ځل ته ایک کروړ، ایک ارب 25 کروړ روپۍ ان شاءالله ملاویږی (تالیاں) بلکه په دیکښې زه تاسو ته نن فګرز درکړم، تش دا نه ده چې دغلته رائلټی سیوا کول دی، دې وخت کښې شکر الحمد لله زمونږ Per day production تقریباً 30,000 Barrels oil per day, 350 million cubic feet Gas خو اوس هم یو کمے دے او زه تاسو ته اووایم چې هغه کمے څه دے؟ د دې Resources value addition چې څه ته وائی نو Value addition دلته نه کیږی لګیا دے، Value addition بل چرته لګیا دے کیږی، مونږ ته به ئے د دې نه هم زیاته فائده وی چې Value addition هم د دې Resources زما په خاوره او زمونږ په خاوره کیږی

(تالیاں) نو د هغې د پاره، د هغې د پاره اوس د فیډرل گورنمنټ سره زمونږه مذاکرات روان دی او زمونږ اوس کوشش دا دے چې هر څنګه وی، ان شاءالله چې مونږ په جنوبی اضلاع کښې یو آئل ریفائنری که خیر وی Establish کړو چې هغه Value addition ان شاءالله زمونږ په خاوره باندې وی (تالیاں) بیا تاسو چې د کوم Oil and Gas Development Company approval ورکړے وو، Consultancy د هغې تقریباً مکمل شوه، اوس به کیبینټ ته راځی زما په خیال Finally هغه به که خیر وی مونږ به Incorporate کوؤ او چې څنګه هغه مونږ Incorporate کوؤ او ان شاءالله هغه څنګه چې انګریزان وائی چې Immediately will be into business بیا به تش دا نه کوؤ چې مونږ به په رائلټی گزاره کوؤ، بیا چې د غلته نور خلق کوم روان دی او هغوی کومه گوته کوی د غه شان Activities به مونږه هم شروع کوؤ چې د رائلټی نه علاوه هم د دغه کمپنئ په ذریعه باندې مونږ په کروړونو نه، په اربونو روپئ ان شاءالله دې خپلې صوبې ته راوړو نو دا مستقبل دے، بالکل دا د دې صوبې مستقبل دے۔ یو بله خبره چې زما په غیر موجودگئ کښې بار بار شوې وه چې تاسو Increase خو ورکړو د آئل اینډ گیس رائلټی د پاره خو تاسو د هائیډل د پاره Increase نه دے ورکړے-----

جناب سپیکر: خوږه خبره دا ده جی، دا پکښې اوس ضروری خبره ده۔

(تالیاں اور قہقہے)

قائدایوان: ما ته پته وه چې د دې نه بغیر زه نن دې اسمبلئ نه وتے هم نشم (قہقہے) بهرحال دا هم د هغه علاقو حق جوړیږی خو اوس یو خبره ده چې بجټ تاسو Approve کړے دے، اوس به بیا بل کال وایئ چې دا ضمنی بجټ ولې راغلو؟ بیا به په سپلیمنټری بجټ باندې اعتراض کوئ خو بهرحال زه نن-----

جناب سپیکر: دا سل په لا لی پورې۔

(قہقہہ)

قائدایوان: زه نن، زه نن د هائیډل جنریشن ایریاز د پاره هم د 100% Increase د 5% نه 10% د هغې هم زه نن اعلان کوم-----

(تالیاں)

جناب سپیکر: ډیره شکریه جی، ډیره مهربانی۔ دا ښه د انصاف خبره وشوه جی۔

قائد ایوان: بیا زه یو بل انفارمیشن هم تاسو سره شیئر کول غواړم، هائر ایجوکیشن مونږ ته Responsibilities راروان دی 18th Amendment په نتیجه کښې، زه نه یم خبر چې ستاسو دې Aspect ته چرته پام شوے دے او که نه، کله چې یو یونیورسټی له خیره ته Establish کړې نو پیښور غونډې یونیورسټی هم اوس لګیا ده Grow کوی، دومره کاله تیر شول اوس هم لا پشاور یونیورسټی لګیا ده Grow کوی نو ظاهره خبره ده چې یو یونیورسټی که نن شروع کړې نو هغه په وړومبنی کال، دوه، درې کښې د هغې نه هغه ونه ترې نه وی جوړه چې کومه پکار ده چې د هغې نه جوړه وی یا یو بوټې وی خو بیا هم لږ خپل حساب کتاب وکړئ۔ زمونږ په صوبه کښې په تیر شپیته کاله کښې پبلک سیکټر کښې تقریباً لس یونیورسټیز Establish شوی دی۔ د دې حکومت نه مخکښې اوس زه نن تاسو ته لږ دې دوران کښې کارکردګی پیش کوم، اسلامیه کالج یونیورسټی پشاور یو، خیبر میډیکل یونیورسټی دوه، ویمن یونیورسټی پشاور درې، شهید بینظیر بهټو یونیورسټی شیرنګل اپر دیر څلور، عبدالولی خان یونیورسټی مردان پینځه، سوات یونیورسټی شپږ، اوس ان شاءالله چې Approval ئے وشو هری پور یونیورسټی له خیره اووه، باچا خان یونیورسټی چارسده اته او اوس له خیره خوشحال خان خټک یونیورسټی کرک، نهه یونیورسټیز په څلور کالو کښې (تالیاں) او نه صرف دا چې یونیورسټیز بلکه تیر کال زمونږ د هائر ایجوکیشن د پاره ایلوکیشن وو تین بلین، ستاسو مخکښې اے ډی پی کتاب پروت دے، هغه تیر کتلے شئ، دا نوې یونیورسټیز چې راغلې نو د هغې په وجه باندې او کالجز پنځوس دې دوران کښې شکر الحمد لله Different stages کښې دی۔ سږکال د هائر ایجوکیشن ایلوکیشن هغه د Three billion نه مونږ Jack up کړو، هغه د پانچ ارب روپو د پاسه مونږ تش د هائر ایجوکیشن ایلوکیشن وکړو، (تالیاں) دلته په دې هاؤس کښې زما په خیال انور سیف الله صاحب خبره کړې وه چې مونږ دا ګیس ولې د جنریشن د پاره نه استعمالوؤ ځکه چې مونږ سره دې وخت کښې سرپلس دے؟ زه بالکل هغوی سره اتفاق کوم خو یو مشکل دې وخت کښې

دے ، هغه دا چې آرټیکل 185کوم د آئین دے چې کوم کښې First right د Producing areas او د Province دے ، په هغه حواله باندې د یو بلې صوبې څه Stake holders تلی دی او هغوی دا په سپریم کورټ کښې چیلنج کړے دے ، دې وخت کښې هغه کیس لا روان دے او ان شاءالله مونږ دا امید لرو چې زمونږه محترم ججان صاحبان او سپریم کورټ ظاهره خبره دا ده چې هغوی به هغه فیصله کوی چې څه آئین وائی خو د هغې Decision ته تش انتظار دے او چې د هغې ځائے نه یو Clear decision د سپریم کورټ نه راشی نو د هغې نه پس بیا زمونږ واضحه پروګرام دا دے چې یا Totally په پبلک سیکټر یا پبلک پرائیویټ پارټنر شپ به ان شاءالله اضافی ګیس چې کوم مونږ ته دستیاب دے ، په هغې باندې به مونږ خپل جنریشن کوؤ ځکه چې هغه د آئل هائیډل هومره ارزان نه دے خو آئل باندې چې کومه بجلی پیدا کیږی د هغې نه Definitelyدا ارزانه بجلی جوړوی چې کوم په ګیس باندې جوړیږی۔ دلته کښې په دې هاؤس کښې زما په خیال زما بعضې ورونړو، زما بعضې کولیګز دا هم اووئیل چې این ایف سی کښې مونږ ته خپل شیئر ملاؤ نه شو پوره یا مونږ ته کم ملاؤ شو، زه هغه ګزارش هم ستاسو مخکښې پیش کوم چې د دې نه مخکښې به کله دNFC distribution کیدو نو هغه به تش خالصتاً د پاپولیشن په بنیاد کیدو او ظاهره خبره ده چې تش د پاپولیشن په بنیاد باندې کیږی نو هلته مونږ ته یو Comparative disadvantage وو۔ دې ځل هغې سره د Distribution formula کښې مونږ ته نور هم فیکټرز راغلل چې په کوم دا شوے دے ،Backwardness, poverty, collection دا پکښې راغلل، 1% چې کوم تاسو ذکر وکړو مفتی صاحب، Of the total pool، دا مونږه جهګړه واچوله او هغه وخت د خلقو دا خیال وو چې یره 1% تاسو څه توره وکړه، ایله بیله 1% تاسو Of the total pool راوړو، نن دا دے تاسو پخپله شکر الحمد لله د دې خبرې اعتراف وکړو چې هغه 1% of the total pool نن زما صوبې له کم ازکم د اتلسو نه واخله تر دویشتو اربو روپو پورې ورکوی په یو کال کښې دننه دننه، (تالیاں) هغه چې ورسره Include کړئ زمونږ شیئر، هغه چې ورسره Include کړئ زمونږ شیئر 14.7% نه لاړو 16.42% ته او نور هم که تصدیق ته ئے رسوئ نو زه درته یو بل فګر وړاندې ایږدم که این ایف

سی کبنې خدائے مه کړه مونږ خپل Interest نه وو Protect کړے او مونږ سره اضافی وسائل نه وی نو دا زه چې درته کوم اوس فکر وایم، دا به ممکن نه وو۔ 2008 او 2009 کبنې زمونږ د کل اے ډی پی سائز چې کوم وو، هغه 28 billion rupees وو، زه هم د خپل حکومت Comparison کوم، زه د بل نه کوم 28 billion rupees سږکال تاسو ته پته ده چې شکر الحمد لله تاسو یو کهرب روپئ تقریباً لګیا دی Touch کوئ، 97 to 98 billion ستاسو سائز دے د دې اے ډی پی (تالیاں) دا چې کوم کبنې فارن هم شته خو که هغه ترې لرې هم کړئ، تاسو 74 touch کوئ، 73 دا Increase به چرته نه راتلو، بلکه د 2008 او 2009 که تاسو وګورئ او comparison 2009-10 وکړئ، زه بیا ډیر په عاجزئ دا وایم چې د صوبې په تاریخ کبنې په وړومبنی ځل ټول عمر د یو کال نه بل کال ته Increase که تاسو کتلے وی Traditionally 10%, 15%, 20%, 25%، وګورئ تیر 60 کاله د دې صوبې په تاریخ په وړومبنی ځل باندې 77% increase د یو کال نه بل کال پورې په دې ګورنمنټ کبنې شوے دے۔ (تالیاں) Foreign assistance باندې خبره وشوه، دا بیا کتاب راواخلئ، هغه به درته حل اووائی، 2007-08 کبنې زمونږ Foreign assistance size چې کوم وو، Eight billion rupees، د دې یو بل پهلو وګورئ، دیکبنې Loan 90% وو، یعنی قرض ما اخستے وو، 90%, 10% grant, 2011-12 کبنې 16 billion شو او هغې کبنې بالکل Seven billion utilize شوې دی، دا نورې ولې Utilize نه شوې چې د ډونرز د طرفه پرابلم نشته، چې د ډونرز اعتماد نشته مونږ په دې صوبه کبنې هډو دا Expect کوله چا نه چې مونږ ته به دومره زیات Donor assistance ملاویږی، هغه Capacity نه وه چې کومه Capacity رو رو لګیا ده جوړه شوه او Initial stages کبنې به Confusion وو، لهذا اوس One window operation ټول معاملات پی اینډ ډی ډیپارټمنټ له ورکړے شو او د هغې په وجه باندې سږکال ستاسو سائز چې کوم دے، هغه 23 billion دے، په دې 23 billion کبنې 84% grant دے او 16% په دیکبنې Loan دے ځکه زما د پختونخوا په خلقو باندې د دې بوجھ نه راځی (تالیاں) او زه یو بله خبره هم وکړم تاسو ته، د دې هم بیشکه تپوس وکړئ، دا خبره هم کیږی کنه چې د ډونرز

کومه حده پورې اعتماد دے ، دا خبره هم کیږي چې د کارکردګۍ په لحاظ باندې یو Question mark دے ، دلته د دې خبرې هم تصدیق وکړئ، Planning Division او Finance Division دا د ډونرز سره کبیناستل، هغوی ته ئے وئیل چې مونږ لږ پوهه کړئ، Output based budgeting په حواله مونږ پوهه کړئ چې که Output based budgeting مونږ خپلوؤ نو مونږ څه طریقه اختیار کړو؟ هغوی ورته وئیل تاسو زورآور خلق یئ، مونږ نه ځله تپوس کوئ، په ټول پاکستان کښې د Output based budgeting بهترین مثال یو دے او هغه خیبر پختونخوا صوبائی ګورنمنټ ته لاړ شئ، هغوی نه تپوس وکړئ، هغوی به درته چل اوښائی ستاسو ګورنمنټ واحد ګورنمنټ وو چې مونږ دا بجټ او ADP (تالیاں) Presentation او Consultations د خپل ډونرز سره هم کړې دی، په ایجوکیشن او په هیلتھ سیکټر کښې د هغوی Contribution دے ، واحد دا صوبه ده، یو یو سکیم مونږ د هغوی سره ډسکس کړے دے ، ستاسو په حکومت کښې په وړومبنی ځل باندې دا کیږی چې Michael Bob چې هغه د DFID مشر دے ، د ټول پروګرام، د دې نه مخکښې به هغه تش هر دوه میاشتې پس پنجاب ته راتلو او د پنجاب د چیف منسټر سره به ئے Review meeting کولو، د تیر اته میاشتې داسې په ټول پاکستان کښې هغه چې پنجاب ته ځی نو د پنجاب نه اول پختونخوا ته راځی او دلته مونږ سره Review meeting کوی او مونږ سره صلاح کوی۔

زه به د PSDP ذکر هم وکړم ځکه چې دا ایریا به هم Touch شوې وی، (تالیاں) چې مونږه په مناسب انداز په PSDP کښې خپل حق Protect نه کړو، خپل Interest مو Protect نه کړو، 2007 او 08 PSDP Total size 370 billion rupees، دا د PSDP سائز وو 2007-08 کښې، په دیکښې زمونږه شیئر چې کوم وو، زمونږ د صوبې څه د پاسه 25 ارب روپئ وو، اوس سرکال سائز د PSDP د 2007-08 نه لس اربه روپئ کم دے ، 360 ارب روپئ دی، په 370 کښې زمونږه شیئر وو څه د پاسه 25 ارب روپئ، اوس چې 360 شو، راواخلئ د PSDP کتاب څه Secret document نه دے ، زمونږ شیئر په هغې کښې د 25 billion په ځائے باندې 51 billion rupees دے ، یو په ډبل هم په هغې کښې اضافه کړې ده او ظاهره خبره دا ده چې په هغې کښې به هم مونږه په Productive (تالیاں)

sectors بانديې انحصار کوؤ که خپله اے ډی پی وی او که بهرنئ وی چې څه ته وائی هغه Engine of growth، هغلته به Investment کوؤ چې هغې کښې انډسټریز دی، هائیډل دے، مائنز اینډ منرلز دی، ایګریکلچر دے او ټورازم دے۔ د هغې سره سره Regional growth بانديې به فوکس کول غواړی ځکه نن د آئل او ګیس رائلټی Increase کولو خبره کومه او Approved کیږی یا د هائیډل کیږی، د هغې وجه دا ده چې په Regional growth بانديې فوکس کوؤ۔ څنګه چې به مونږ وئیل چې مرکز به هله مضبوط وی چې صوبې مضبوطې وی نو زه بالکل دا وایم چې صوبه هم هله مضبوطه وی چې زما Producing areas مطمئن وی او هغوی مضبوط وی۔ دغه کښې زما ګټه ده، په هغې بانديې فوکس کول غواړی او د دې سره سره چې زه د Regions خبره کوم نو زه به یو خبره بله کوم چې د Regions په حواله بانديې بیا دلته کښې مختلف غوښتنې وی د Administrative boundaries په حواله بانديې، په هغې کښې چې کوم یو رکاوټ وو او دے، هغه زمونږه د مردم شمارئ یعنی د Census activity ده، ما دوه ځله کوشش وکړو خو هغې کښې داسې قانونی پیچیدګی ده چې څو پورې Census نه دے مکمل شوے نو په Administrative boundaries کښې هیڅ قسم Changes نشی کیدے او زه بالکل دا وایم چې زه دا اختیار نه لرم چې زه دا فیصله وکړم۔ چې په کوم ځائے کښې به په Administrative boundaries کښې څه Changes کیږی، د هغې د پاره یو Criteria ده، که هغه Criteria بانديې څوک پوره خیژی او د مقامی خلقو رائے وی نو د مقامی خلقو د رائے په هر قیمت احترام پکار دے، (تالیاں) نو زما د اباسین ډویژن د ورونړو سره چې کوم 'کمټمنټ' وو، هغه 'کمټمنټ' بالکل په ځائے دے، تش د Census خبره ده (تالیاں) زما که د ملاکنډ ډویژن د ملګرو سره 'کمټمنټ' وو چې هغه په Administratively دوه برخو کښې، هغه 'کمټمنټ' بالکل په ځائے بانديې دے، زما که د چترال په حواله بانديې خبره وه چې هغلته چترال د په دوه ځایونو کښې Administratively تقسیم شی که په Criteria meet کوی، هغه بالکل 'کمټمنټ' 'په ځائے بانديې دے او Recently که زما د تناول په ډسټرکټ په حواله بانديې 'کمټمنټ' وو نو هغه 'کمټمنټ' بالکل په ځائے بانديې دے، د هغه خلقو

جائز حق جوړیږی، (تالیاں) پکار ده چې مونږه ئے وکړو که هغه هغه Criteria meet کوی۔ تاسو د ایکسپریس وے خبره وکړه، زما د معلوماتو مطابق حسن ابدال ټو حویلیاں، هغې کښې As such څه Major problem نشته، Land acquisition د پاره لږې پیسې دی چې کوم این ایچ اے Commit کړی دی، نور کنسټرکشن چې کوم دے نو دا د ګورنمنټ آف پاکستان فنډز نه دی، دا ایشین ډیویلپمنټ بینک به دا فنډز Provide کوی او هغوی به ئے Construct کوی، البته حویلیاں Onwards د الاټمنټ په حواله باندې چونکه هغلته د فوجیانو Installations دی، هغې باندې یو ایشو ده چې دا د ایبټ آباد ته پکار دے او که دا Left ته پکار دے خو زما په خیال که دا فی الحال د Right حسن ابدال نه حویلیاں پورې هم وشو نوزما په خیال د نیم نه سیوا پرابلم زمونږ د هزارې د ورونړو حل کیږی په دې باندې۔ بیا د هغې سره سره زه به لږ اوس Consolidation اړخ ته راشم، مطلب دا چې یو سکیم بحیثیت د ایم پی اے تاسو اوړئ یا زه ئے اوړم چې د هغې څو پورې Impact نه وی خو هیڅ فائده ئے تاسو ته هم نه کیږی او ماته ئے هم نه کیږی۔ واړه واړه سکیمز ډیر واړه سکیمز هغه هیڅ Impact نه لری۔ زه دا هم یو فکر درکوم او تاسو بیا هم وګورئ اعداد و شمار خپل دا به Reconfirm کړئ، که د Consolidation خبره کیږی چې کوم Required دے نو 2007-08 کښې Average cost per scheme چې کوم وو، یعنی د یو سکیم چې Total number of schemes هغه چې به تاسو Divide کړل په Total size of the ADP نو Average cost per scheme چې کوم وو، هغه وو، 138 million rupees، 138 million rupees په 2012-13 کښې چې کوم Average cost دے Per scheme د Maximum impact د پاره په دې وجه چې خلقو ته څه ښکاره شی، هغه Cost اوس 365 million rupees per scheme دے، (تالیاں) دا 164% increase دے۔ دا فګرز هم د پټیدو نه دی، دا فګرز تاسو کتلې شئ، دا چې څنګه ما تاسو ته اووئیل چې د دې حکومت، د دې اسمبلئ، د دې Tenure اخری بجټ وو، اے ډی پی اکثر مونږ دا لیدلی دی چې حکومت په تلو تلو کښې دومره ډیر نوی سکیمز راوړی او Thin spreading وکړی، مونږ کم از کم داسې نه دی کړی څکه چې بعضې معاملات د

سیاست نه بالا تر پکار وی، د دې صوبې وسائل د دې صوبې Development plan په صحیح طریقه باندې د هغې د وسائلو استعمال، دا یو امانت دے او دا به د سیاست نه بالا تر سوچ کول پکار وی، لهذا ما بالکل Thin spreading په دې اے ډی پی کښې نه دے کړے، ټوټل 940 پراجیکټس دی، Cost ئے 97.48 billion rupees دے، په دیکښې 411 پراجیکټس چې کوم دی، دا ان شاءالله Due for completion in this financial year، مطلب دا چې کوم اوس شروع کیږی او 97 billion rupees کښې ما 50 billion rupees خو تش هغه پراجیکټس ته ورکړې دی چې کوم به ان شاءالله مونږ مکمل کړو او مونږ به ئے Complete کړو، (تالیاں) Throw forward, throw forward یعنی چې دا هم پته ولګی چې دا څومره سکیمز ما شروع کړی دی یا مونږ شروع کړی دی، دا به په څومره وخت کښې مکمل کیږی؟ نو ورلډ بینک او انټرنیشنل ادارې دا وائی چې دا درې پکار دی، Three یعنی چې درې کاله کښې دننه دننه ته یو سکیم مکمل کړې، دا د ګورنمنټ ما درته اووئیل چې د دې Tenure اخرنے کال دے، وروستو مشوره خو به زه او مفتی صاحب کوؤ خو دې ځل هم په دې اے ډی پی کښې تاسو خپل کتاب راواخلئ، ما راروان حکومت ته ډیره اسانه کړې ده، زمونږ Throw forward اوس هم 1.7 دے، یعنی دوه کاله نه کم وخت کښې به هم کم وخت کښې زمونږ دا ټول سکیمز چې کوم دی، دا به که خیر وی Complete شی۔ (تالیاں) بیا دلته ذکر وشو د امبریله سکیمز، چهترئ، اوس دا امبریله چې کومه ده، دا چهترئ چې کوم سړے د دې د سورې د لاندې ودریږی او هغه ته د دې د سورې د لاندې ځائے ملاؤ شی او هغه د باد باران نه بچ شی، د هغه چهترئ ډیره خوښه ده۔ چې کوم سړے د دې د سورې د لاندې نشی ودریدے او هغه ترې بهر وی یا نیم دننه او نیم بهر وی، د هغه چهترئ نه ده خوښه۔ زما خپل خیال دے چې پرابلم په چهترئ کښې نه دے، مسئله چې کومه ده نو هغه چهترئ والا کښې ده (قهقهه) او چهترئ والا حکومت وی۔ مفتی صاحب، ټهیک خبره کوم؟ خو ما کم از کم تاسو اپوزیشن ممبران دلته ناست یئ، زه دا دعویٰ نه کوم، ظاهره خبره ده چې ټول عمر هر ځل د پاره چې کوم دے نو ګورنمنټ، Treasury MPAs ته قدرې زیات فنډز ملاؤ شی، ټول عمر شوے

دے ، دې ځل به هم ملاؤ شوے وی، زه بالکل داسې یو بے بنیاده خبره نه کول غواړم چې سبا ئے زه ثابتولې نشم خو زه کم از کم دا هم وئیلے شم چې ستاسو د غر هومره لوئے احسان دے په ما باندې او په دې اسمبلئ باندې، ستاسو د مثبت کردار په وجه باندې ما کم از کم اپوزیشن خدائے مه کړه دیوال سره مو نه دے لګولے او نه به ئے چرې ولګوم، (تالیاں) شته زمونږ داسې مهربانه چې هغه به نن هم ډیر تنقید کوی، لږ زورآور مونږ کښې نن هم شته، هغه ډیر زورآور دی او مونږ ډیر کمزوری یو، زه په هیچا الزام هم نه لګوم، نه د ما له خدائے دا جرات راکړی چې زه څه ګستاخی وکړم، زه خو په وړومبنی ځل باندې دې هاؤس ته راغلے یم او زما په خیال هغه وروڼه هم لکه زما په وړومبنی ځل دې صوبائی اسمبلئ ته راغلی دی خو ارمان ارمان چې کوم نن په اپوزیشن کښې ناست دے، چې د دې نه مخکښې یو څو حکومتونو کښې په اپوزیشن کښې ناست وے نو ما به درنه بیا تپوس کړے وو (تالیاں) خو بهر حال دا اخرنے کال دے او کوشش به دا کوؤ چې په دیکښې مونږ د خپلو غلطو ازاله ادا کړو۔ زه به په سپلیمنټری بجټ هم لږه خبره کول غواړم، بالکل زه دا منم چې فنانشل ډسپلن د هر څه نه زیات ضروری او لازم شے دے، په دې دویمه رائے نشی کیدې خو دا تاثر ورکول چې دا ټول سپلیمنټری بجټ چې کوم دے، دا د خسارې بجټ دے، زه په دې لږ ګزارش کول غواړم۔ ټولو کښې اول خو مونږ به خپل PSDP چې کوم زمونږ ریلیزز دی، ایلوکیشن دے، هغه به مونږ مخکښې په بجټ کښې حسابولو، ټول عمر به دا کیدل چې Allocated amount به یو وو او Receive به مونږ کم کړو، دلته به بیا په هغې اعتراض کیدو، بیا مونږ دا فیصله وکړه چې دا به Later on add کیږی، نو که تاسو سپلیمنټری بجټ وګورئ او تاسو وایئ چې دا د خسارې بجټ دے ټول نو په دیکښې پینځه اربه روپئ هغه هم دی چې هغه الټه مونږ ته مرکز نه ملاؤ شوې دی خو چې هغه پینځه اربه روپئ خرچ کیدې نو چې به اجازت ئے ورکولو، هغه ښوک دی خو دا اسمبلی ئے اجازت ورکوی کنه، دغه شان د هغې نه علاوه Re-appropriations اوس تاسو ته پته ده چې د یو ګرانټ نه بل ګرانټ ته موؤ کیږی او دا کله کیږی، دا د Third quarter review نه پس اکثر کیږی، د سمبر پورې خو هیڅ قسمه Re-appropriation نه کیږی، Within

Within the sector re appropriations هم نه کیږی، د سمبر نه پس the sector
شروع شی، Third quarter نه پس، بیا په سیکټرز کښې خپل مینځ کښې د یو
سیکټر نه بل ته شروع شی، مثلاً آئی ټی ته ما پیسې ورکړې دی، هغه ئے د کال
اخر ته نشی Utilize کولې او ایری ګیشن ئے Utilize کولې شی نو بجائے د
دې چې هغه پیسې په آئی ټی کښې پرتې وی او Surrender کیږی، که د
Irrigation capacity وی چې هغه د خپل Allocated amount نه سیوا خرچ
کولې شی، ولې نه چې زه ئے آئی ټی نه واخلم او زه ئے ایریګیشن له ورکړم، د
بهر نه زه څه غواړم، نه اخلم، هم هغه اے ډی پی کښې د ننه پیسې د یو سیکټر نه
بل سیکټر ته یعنی د Slow moving نه Fast moving sectors ته ځی، نهه لس
اربه روپئ دغه جوړیږی، هغه به هم تاسو وایئ چې دا خساره شوه، د کوم ځائے
اوس خساره شوه، اوس د اکاؤنټنګ طریقه کار دغه دے، البته چې هم د اے ډی
پی پیسې دی، په اے ډی پی کښې موجود دی، د یو سیکټر نه بل سیکټر ته ځی،
دیکښې خساره کوم ځائے نه راغله؟ بنه په دیکښې به بیا تاسو هم لږ تعاون
کوئ، اوس دې هاؤس کښې زما څومره کولیګز او خویندې چې ناستې دی،
بالخصوص زما وروڼه او مشران چې کوم دی، تاسو به اکثر خیال کړے وی،
تاسو ما له Applications راوړئ، معمولی غوندې شے دے خو زه ستاسو توجه
دې ته راګرځوم چې Non developmental upgradation د یو سکول چې وی،
په دې خو څه پیسې نه لګی خو ته ئے ولیږه او دا به منظور شی، بنه چې Non
developmental upgradation وشی، څه وشی؟ Positions create شی، چې
Positions create شی، څه وشی هغه Positions خو په بجټ کښې سینکشن نه
وی، Current side ته هغه Positions create During the financial year
شی، هغه سینکشن شی، د هغې د پاره به Definitely د هغی Reflection په
سپلیمنټری کښې کیږی۔ Non ADP scheme چې کله ستاسو ډیر زیات ضروری
شی او تاسو ئے راوړئ، سحر ما بنام یو هله ګله وی چې Non ADP scheme,
Non ADP scheme، هغه کله Approve شی، د هغې Reflection چرته
کیږی؟ هم په سپلمنټری کښې کیږی نو دا فګرز وګورئ Actual، زه درته وایم د
دې لږ ډیر Argument نه پس چې Actual کوم Excess expenditure دے، دا

به پلیز چیک کړئ، Actual چې Excess expenditure دے، تاسو هغې ته وئیلې شئ، هغه Development side ته دے 2.197 بلین او هغه Excess ته دتین بلین، Current side چې کوم دے، Total excess expenditure حالانکه هغه هم مناسب خبره نه ده، زه ئے نه Defend کوم، زه ئے وکالت نه کوم خو هغه 29 بلین نه دی، هغه Five billion rupees دی۔ دا چې Facts and figures ځان ته مخې ته کیږدئ بیا به په دې باندې تاسو زما په خیال زما نه زیات به پرې بهتر پوهه شئ۔ اوس زه راځم نوی Initiatives ته، چې نوی څه کول غواړی؟ دا خو ما دا ے ډی پی په حواله خبره وکړه، اوس Current side ته هم د دې صوبې د خلقو د خیر ښیګړې د پاره به څه کول غواړی۔ په ټولو کښې اول Farm mechanism د پاره چې څنګه هغه ورځ فنانس منسټر صاحب وئیلی وو، 50 کروړ روپئ دا به ان شاءالله دوه نیم لکهه Farmers ته د دې فائده وی، 70% به په دیکښې مونږ ورکوؤ، Equipment لکه مشینری شوه، ټریکټرز شو، Cultivators شو، Seedlers شو د دې د پاره او 30% چې کوم دے، دا د Input د پاره دی، لکه Fertilizer او دا شو نو دا 50 کروړ روپئ زمونږ د ایګریکچر سیکټر د پاره دی، اضافی د Current side، د هغې نه علاوه د کینسر Patients د پاره د بیګم نصرت بهټو بی بی په نوم باندې Free treatment against endowment fund چې کوم دے، هغه به وی 50 کروړ روپئ او په دې باندې به مونږ Free treatment کوؤ د کینسر د Patients، دا ستاسو نوې Initiative ده۔ د هغې سره سره زمونږه صوبې انډسټریز Suffer کړې ده، زمونږ Investors Suffer کړې ده او د ډیرو خرابو حالاتو باوجود زمونږه Investors همت نه دے بائیللے او بینک اکثر زمونږ خلق Favourably consider کوی نه، او که Consider ئے هم کړی نو په ډیر کم تعداد کښې او Interest چې کوم ریټ دے، هغه دومره سیوا دے چې هغه زمونږ د خلقو د پاره یو مسئله ده۔ لهذا د هغې د پاره Long term financing facility چې په کوم کښې به مونږ یو ارب روپئ ورکوؤ In total، دیکښې به بینک آف خیبر Act کوی As parttime DFI tenure دا یو Loan وی، اته کاله، بینک ریټ غالباً دیخوا کښې 13% دے او که هر څه دے، 14، مونږ به دا Loan خپلو خلقو ته د 14 په ځائے باندې په 7% باندې

ورکوۀ او (تالیاں) او Equity ratio چې کومه ده نو 60% Loan اخستو والا یعنی مونږ به ورکوۀ Loan، 40% چې کوم دے هغه د Investors خپل او دا به تش د خپلو خلقو د پاره وی، د دې صوبې د خلقو د پاره وی او دوه کاله دیکښې Grace period یعنی چې Loan مو ورکړو، دوه کاله به ئے بالکل نه چھیړئ چې هغه کم ازکم کارخانه خپله جوړه کړی، Establish ئے کړی، دوه کاله تپوس نه، د هغې نه پس چې کوم دے نو بیا به Count down شروع کیږی۔ (تالیاں) دا ستاسو نوې Initiative ده۔۔۔۔۔

__جناب سپیکر:__ دیکښې زړې Running کارخانې به راځی چې کوم په خراب حالت کښې دی؟

__قائدایوان:__ نه سپیکر صاحب، زړې هم دیکښې، زاړه تش مور پلار خوند کوی چې دعا درته کوی، دا مونږ نوؤ د پاره کړے دے (قہقہے) که د چا زړه کارخانه وی، هغه د ما سره خیر دے یوائې خبره وکړی۔ (قہقہے) بیا یو بل سکیم، بیا یو بل سکیم په هغې زه خبره کول غواړم او زما په خیال په هغې بعضې ملګرو اعتراض هم کړے دے۔ نوے سحر لیپ ټاپ سکیم که پنجاب کښې یو کار بنه کیږی، کیدې شی زمونږ رائے پرې مختلف وی، زه وایم چې بنه کیږی، زما یو بل کولیګ وائی چې نه بنه نه کیږی خو که زه یا حکومت مطمئن یو چې په پنجاب کښې یو کار بنه کیږی نو که زه هغه کار په خپله صوبه کښې وکړم نو په هغې باندې زما په خیال اعتراض نه دے پکار، که په پنجاب کښې شهباز شریف صاحب دا سکیم په کامیابئ روان کړے دے، که لږې ډیرې کوتاهئ په کښې شته، پکار ده چې د هغه کوتاهو نه زه سبق حاصل کړم که وی پکښې چرته، اوس به ئے مونږ ستړی کوۀ In detail خو ماته موقع ملاؤ شوې ده سپیکر صاحب، زه تلے یم، زه مختلف یونیورسټیز ته تلے یم، هائر ایجوکیشن انسټیټیوشنز ته تلے یم، ما د دې یونیورسټیز ذکر کړے دے، ما د Additional allocation ذکر کړے دے چې کوم مې دلته وکړو۔ ما ته خپل بچی د پختونخوا راپاځی، ماته وائی چې جی مونږ ولې تاسو د نورو نه کم ګڼئ؟ مونږه ته خو زیات د علم ضرورت دے، دلته خو زیات د علم رڼا د خورولو ضرورت دے، د دې مشکل او د دې ازمائش

که مخ نیوے کوؤ نو واحد د نجات لار هم دا ده چې مونږ د علم رڼا خوره کړو نو هغوی وائی چې ولې مونږ سره دا بے انصافی، او حقیقت دا دے چې ما په خپلو بچو کښې، ما په خپل سټوډنټس کښې یو احساس کمتری غوندې Feel کړې ده، پنجاب له د خدائے وس ورکړی چې هغوی ډیر نور څه وکړی خو که زما بچے نن ګوری د پنجاب بچی ته او زما بچے د پنجاب بچی ته خفه کیږی، زه کم ازکم خپل بچې د غه خفګان ته نه پریږدم (تالیاں) نو لهذا ځکه او Totally د میرټ په بنیاد یو ارب روپئ مو دې د پاره ایښودې دی۔ 25 هزار لیپ ټاپ Totally د میرټ په بنیاد او زه نن یو بل Proposal ایږدم، پکار دا ده چې مونږه یو څلور ممبرز کمیټی Constitute کړو چې د دې سکیم Overall monitoring او نګرانی به هغه کمیټی کوی، زه خپل اختیار هم هغه کمیټئ له ورکوم، هغه کمیټئ کښې د مونږه یو منسټر هائر ایجوکیشن کړو، یو منسټر آئی ټی به شی، دوه ممبران به د اپوزیشن د بنچز نه شی او د دې کمیټئ چیئرمین شپ هم چې کوم دے، هغه به هم د اپوزیشن سره وی، هغوی د ما ته Recommend کوی، هغوی د زما رهنمائی کوی، (تالیاں) بغیر د ملک قاسم صاحب نه، هغه ډیر مصروف دے ګوره (قہقہےاورتالیاں) خو بهرحال یو ښه کار دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: هغه که کوئ نو میاں نثار ګل به هم ورسره خامخا کوئ بیا۔

(قہقہہ)

<u>قائدایوان</u>: بس زما په خیال سپیکر صاحب، بیا به دا نوے سحر چرې هم رانشی (تالیاں) خو بهرحال۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: چه لږ فریش شئ کنه، فریش کیدل پکار دی جی۔

(قہقہہ)

<u>قائدایوان</u>: بهرحال زما دا ګزارش دے که چرته په دیکښې څه مشکل پیښ شوے وی او دیکښې Gray areas وی، هغه Remove کول پکار دی او خپلو بچو له یو Encouragement پکار دے۔ اوس وخت او دور بدل دے، اوس Assignments چې ورو ته ملاویږی، ما شوما نو ته ملاویږی، خاصکر هائر سټیج باندې، هغه ټول

زیات تر کار چې کوم Assignments داسې وی چې د هغې د پاره د دې ضرورت وی ورته نو ولې مونږ خپل بچی د دې نه محرومه وساتو؟ بنه بیا د دې ایجوکیشن په مد کښې یو خو دا سپیکر صاحب، یو Conditional grants یعنی څهMissing facilities په سکولونو کښې، خاصکر پرائمری سکول کښې چرته کښې چاردیواری، چرته کښې لیټرین نشته، چرته بدقسمتئ نه پکی نشته، چرته فرنیچر نشته او دا هم نه چې مونږ پخپله د دا وکړو، Parents-teachers مونږ کمیټی جوړه کړو، هغوی له اختیار ورکوؤ چې هغې کښې والدین هم Represented دی، هغې کښې پرنسپلز هم شته، هغې کښې ایډمنسټریشن هم شته، هغې کښې کمیونټی ټول Represented دی، هغوی له اختیار ورکوؤ او مخکښې چې هغوی دوه نیم لکهه روپئ خرچ کولې شوې، هغه ورله مونږ Increase کړې، لس لکهه روپئ چې دغه Missing facilities پرې وکړی۔ دا مخکښې DFID والا زمونږه Help کولو، تش په دوه ډسټرکټس کښې بونیر او ډیره اسماعیل خان، اوس Conditional grants له یو ارب روپئ نورې مونږه ایږدو ان شاء اللّٰه که خیر وی او د دغه دوه ضلعو نه به اووه نورې ضلعې ان شاء اللّٰه مونږ اضافی Cover کوؤ۔ (تالیاں) په هغې کښې هم، په هغې کښې هم Third party audit به کیږی، آډټ والا به راځی آډټ به کوی Private individual، که زه دا وایم چې زما کارکردګی ښه ده او Transparency ده، پکار ده چې زه ئے او نه وایم او آډټ والا وائی چې او حقیقت دے Transparency پکښې شته دے او بیا هم د ګرلز ایجوکیشن د پاره خو د هغې نه مخکښې د Mass Transit د پېښور د پاره چې کوم ذکر شوے وو، هغه خو د فزیبلټی حده پورې ده، د میاں صاحب ډیپارټمنټ او ریلویز ډیپارټمنټ به دا فزیبلټی کوی او که Feasible وی نو ظاهره خبره ده بیا به ئے مونږه هم تاسو ته راوړو چې د هغې څه نتیجه رااوتله۔ د ګرلز ایجوکیشن د پاره سپیکر صاحب، تور غر ډسټرکټ کښې بدقسمتئ نه تیر کال او دې کال یوه ماشومه هم د میټرک Exam د پاره نه ده Appear شوې، سوچ وکړئ او کوهستان کښې هم دا تعداد کم دے ډیر، اوس هلته کښې څه رواج داسې دے، څه روایات داسې دی، څه ماحول داسې دے، څه د خلقو خپلې مجبورئ دی، نو خاصکر د تور غر او کوهستان د پاره اوس دې ځل چې کوم

مونږ نوې Initiative راوړو او که دا دلته کامیاب شو نو ما Already دوئ ته وئیلی دی، خیر دے بیا به تاسو نه اجازت واخلو، سپلیمنټری کښې به اجازت راکړئ کار خیر دے، دا به نور ډسټرکټس ته مونږ Extend کړو بیا خو دلته ئے مونږ ګورو چې دلته د هغې څه ریزلټ راځی؟ خاصکر چې کوم ځائے کښې داسې حالات دی لکه د تور غر، کم ډسټرکټس دی، ډیر کم ډسټرکټس دی داسې۔ په دیکښې مونږه Class one to five چې د کومو ماشومانو انتخاب به کیږی، د یو Transparent made په بنیاد به کیږی At least ماشومانې تورغر کښې To start with, from one to five چې څومره ماشومانې هلته د دغه انتخاب په ذریعه Select شی او هغه سکول ته ځی، د هغوی مور پلار له به هره میاشت حکومت پندره سو روپئ کیش سپورټ پروګرام ورکوی، کیش به ورکوی، (تالیاں) نهه میاشتې، نهه میاشتې به دا ورکوی ځکه چې درې میاشتې چھټی وی او هله به ئے ورکوی چې د هغې ماشومې کم ازکم attendance 90% وی۔ دغه شان بیا د Class 6th نه Class10th پورې چې کومې ماشومانې ځی، هم دغه پراسیس نه به اوځی، دغه فلټر نه به اوځی۔ د هغوی Parents چې کوم دی یا د کور مشران، هغوی ته به هره میاشت دوه زره روپئ کیش سپورټ ملاویږی (تالیاں) او دغه شان په کوهستان کښې چونکه پرائمری لیول باندې دومره پرابلم نشته دے، Comparatively they are better، پرابلم 6th to 10th دے، هلته به هم دغه ماشومانې چې کوم ځی، هغوی ته به هم Two thousand rupees per month کیش ملاویږی (تالیاں) دا Special initiative چې کوم ده، زه لویه خبره نه کوم خو د تیر کال Special initiative دا ګورئ Current side ته ستاسو سا ړھے تین ارب روپئ ورکړې شوې دی۔ نوی چې دا کوم اوس ما لږ ډیر بیان کړل، دې له تین ارب 24 کروړ روپئ ورکړې شوې دی، ټوټل دا څه کم اووه اربه روپئ دی تش سپیشل دغه د پاره او یو وخت داسې وو، یو څو کاله مخکښې چې اووه اربه روپئ زمونږ د صوبې ټوټل اے ډی پی وه، نو که نن اضافی وسائل نه وے نو دا به د کوم ځائے نه راتلل؟ خو اضافی وسائل شته ځکه نن دا کیږی او دا یو غوښتنه چې په ټول پاکستان کښې به کیدله چې Four percent of the GDP, four percent of the GDP ایجوکیشن سیکټر له

ورکړئ، هیچا نه ده ورکړې، هیچا دا نه ورکول، دا هم زه تاسو له مبارکی درکوم چې ایلیمنټری اینډ سیکنډری ایجوکیشن، هائر ایجوکیشن او ټیکنیکل، All club together، په پاکستان کښې خیبر پختونخوا وړومبنئ صوبه ده چې مونږ د خپل پراونشل اے ډی پی Four percent چې کوم دے د GDP، هغه مونږه ورکړو۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، تاسو د ریګی ټاؤن په حواله خبره کړې وه۔

جناب سپیکر: جی جی۔

قائد ایوان: زه سینیئر منسټر صاحب ته او منسټر هاؤسنګ ته به دا خواست وکړم چې کوم تاسو انفارمیشن مونږ سره شیئر کړے دے چې هغې باندې خپل Working وکړی او د هغې چې څه هم ریزولیوشن او Wayout رااوځی، هغه زمونږ مخې ته کیږدی چې د هغې مونږه منظوری ورکړو-----

جناب سپیکر: دې سلسله کښې جی زه یو مختصر خبره کوم۔

قائد ایوان: جی جی۔

جناب سپیکر: دا یو داسې تنازعه ده چې زمونږ د ریګی للمه ټاؤن شپ باندې ډائریکټ اثر دے، دا د ایم ایم اے د وخت مسئله وه، هغه Resolve شوې ده، اوس دې اسمبلئ Resolve کړه او اوس بس دوئ ته ئے حواله کړئ چې دې باندې بسم الله اووایئ او کار وکړی پرې، بنه ارزانه زمکه ده او د ټولو نه Feasible زمکه ده۔

قائد ایوان: ډیره بنه ده جی-----

جناب سپیکر: شکریه جی۔

قائد ایوان: مهربانی جی۔ البته نن چې مونږه د پنځم بجټ ذکر کوؤ او یو بل له مونږه مبارکی ورکوؤ او د خوشحالئ یو موقع دا ګڼو، زه به یو خواست وکړم چې راځئ چې نن خپل هغه لس ملګری هم یاد کړو چې هغه زمونږ ترمینځه نن نشته، څوک په خپل مرګ مړه شو، د چا شهادت نصیب شو، چې د چا شهادت نصیب شو هغه خو د قوم شهیدان دی، غیرتی ملګری وو، هغوی چې په کوم لار روان وو او د کوم مقصد د پاره هغوی دا قربانئ ورکړې وې که مونږه هم پکښې څو، مونږ د

هم پکښې لاړ شو خو چې کم از کم هغه مقصد او هغه منزل ته خپل ورسوؤ چې کوم د دې قوم او خاورې د بقاء منزل دے زمونږ۔ چې کوم په خپل مرګ مړه دی نو د هغوی د اللّٰه تعالیٰ مغفرت نصیب کړی، بشمول زمونږ د یو ډیر خوږ او د نیازبین کشر، زیاد خان چې نن زمونږ ترمینځه نشته، اللّٰه تعالیٰ د د هغوی والد صاحب له صبر ورکړی، خدائے د داسې ورځ هیڅا ته هم نه ښائی او دا کمے د اللّٰه تعالیٰ د خپلو خزانو نه درانی صاحب ته پوره کړی له خیره خو چې نن یو بل ته ګورو چې کوم ژوندی یو نو پکار دا ده چې هغه ملګری ضرور مونږ یاد کړو چې هغه نن زمونږ ترمینځه نشته دے۔ محترم سپیکر صاحب، ما په خپل وړومبنی تقریر کښې دلته کښې ولاړ دا وئیلی وو چې چا دا سوچ وکړو چې قوت او طاقت زما دے او تش زما دے، د هغه نه بے وقوف او بے عقله سړے نشته او دا مې هم وئیلی وو چې دا کرسئ، دغه ګستاخی خو نشم کولې چې ستاسو هغې ته لاس ونیسم خو دې ته لاس نیسم۔۔۔۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر</u>: دې ته هم وئیلې شئ، ټولې عارضی دی۔

(قہقہے اور تالیاں)

<u>قائد ایوان</u>: چې۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا به یو دوه درې میاشتې پس وی او دغه به۔

<u>جناب رحیم داد خان {سینئیر وزیر (منصوبہ بندی)}</u>: ونیسه خیر دے۔

<u>قائد ایوان</u>: چې دا ډیره بے وفا کرسئ ده۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا صحیح خبره ده۔

(تالیاں)

<u>قائد ایوان</u>: دې کرسئ، دې کرسئ د هیچا سره وفا نه ده کړې خو چې په دې کرسئ ناست ئې نو کم از کم که نور هیڅ نه وی نو پکار ده چې سړے کم از کم انسان پاتې شی، دا لویه خبره ده بس، (تالیاں) نو زما نن هم هغه خبره خپله یاده ده سپیکر صاحب، د دې هاؤس یو یو ملګری، زما یو یو مشر، زما یو ورور،

دې ناستو خویندو په ډیرو موقعو ما سره ډیره ګزاره کړې ده، مانه به ډیرې کوتاهئ شوې وی خو د هغې باوجود دوئ ما سره ډیره ګزاره کړې ده، دې ټول هاؤس ما سره ګزاره کړې ده۔ ماته به داسې موقع یا بیا بله ملاویږی یا نه ملاویږی او چې حکومت ختمیږی نو اکثر سړی ته اخری تقریر له بیا دومره څوک وخت هم نه ورکوی، نو زه نن په هغه موقع به هم دا شکریه ادا کوم خو زه نن د دې ټول هاؤس ډیره شکریه ادا کوم، ستاسو د ټولو ډیره مهربانی، ډیره مننه د دې سپورټ (تالیاں) او دومره به اخر کښې اووایم چې دا د یاد وساتو چې څنګه ما اووئیل چې قوت او طاقت زمونږ نه دے سپیکر صاحب، قوت او طاقت د هغه پروردګار دے-----

جناب سپیکر: بالکل۔

قائدایوان: او کرسئ ډیره بے وفا ده خو که د خلقو سره ښه وکړې نو خلق وفادار دی نو خدائے د مونږ له وس راکړی چې مونږ د خپلو خلقو سره او خپلې خاورې سره ښه وکړو، هغه راسره وفا کوی (تالیاں) بل څوک راسره وفا نه شی کولې او د ټولو نه اخر کښې سپیکر صاحب، ما وختی د ټول هاؤس خو ما شکریه ادا کړه خو بلخصوص-----

جناب سپیکر: نوی ملګری ګورے، او زاړه یاد نه کړی۔

قائدایوان: هغه خو جی طے خبره ده، رحیم داد خان (قہقہے) خبره غلې غوندې وکړه خو زه به ئے کهلاؤ کړم، هغه وئیل چې نوی مو ډیر یاد کړل خو دا زاړه هیر نه کړئ، ما وئیل زاړه خو دی دا نور به د ټولو هغه، نوی به په شریکه لټوؤ (قہقہے) خو سپیکر صاحب، تور ته تور وئیل او سپین ته سپین وئیل ډیر ګران کار دے، ظالم ته ظالم وئیل ډیر ګران کار دے، غلط ته غلط وئیل ډیر ګران کار دے او بیا په دې حالاتو کښې او په دې وخت کښې، د دې صوبې په دې مخصوص حالاتو کښې چې کومو خلقو ظالم ته ظالم وئیلی دی او کومو خلقو د ظالم مخ نیوے کړے دے، کومو خلقو خپل ځانونه بائیللی دی، کومو خلقو خپل بچې بائیللی دی، کومو خلقو خپل کورونه بائیللی دی، نن زه د وزیراعلیٰ په حیثیت نه، زه نن د پښتون په حیثیت هغه غازیانو، شهیدانو ته سلام پیش کوم (تالیاں) او په

اخر کبنې بخښنه هم غواړم که داسې څه خبره وی چې د هغې جواب ورکول وی او ما نه وی ورکړے او Honoraria خو د دې نه مخکښې چې زه د Honoraria ذکر وکړم، تاسو د خپل زور نه خبر نه یئ، زما شاته د فنانس سیکرټری او سیکرټری پی اینډ ډی دواړه ناست دی او هغوی دواړه غریبانان بیماران شو، زما په خیال چې کیدې شی د نن نه پس لږ ډیر صحتیاب شی خو بهرحال زه د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ چیف، منسټر صاحب موجود دے، د هغوی د ټول ټیم فنانس منسټر صاحب، د هغوی او د هغوی د ټول ټیم ډیره شکریه ادا کوم، ډیره ښه وخت له خیره دا پینځه کاله تیر شو، د دغې تعاون د پاره ستاسو ډیره زیاته شکریه ادا کوم، ستاسو د ټولو اهلکارو ډیره شکریه ادا کوم چې په کومه طریقه هغوی په شریکه زمونږ سره دا زمه واریٔ سرته رسولی دی او د هغې سره سره ظاهره خبره ده چې اسمبلیٔ ته حاضر شوے یم نو چې په تهکال کبنې اوسې نو ارباب صاحب ته به سلام کوې-----

(تالیاں اور قہقے)

<u>جناب سپیکر</u>: ما خو وئیل چې زمونږه سټاف د هیر کړو۔

<u>قائد ایوان</u>: نو زه تش ستاسو د سټاف هم-----

<u>جناب سپیکر</u>: ورسره دا نور ټول-----

<u>قائد ایوان</u>: ورسره Overall چې دا څومره ورځې-----

<u>جناب سپیکر</u>: سپیشل برانچ او دا۔

<u>قائد ایوان</u>: چې څومره پولیس والا سیکیورټۍ ډیوټیز کړی دی، زه د دې ټولو د پاره د Honoraria هم اعلان کوم-----

<u>جناب سپیکر</u>: زبردست۔

(تالیاں)

<u>قائد ایوان</u>: ستاسو د ټولو ډیره مهربانی، ډیره مننه او په اخر کبنې به دا اووایم چې خیبر پختونخوا زنده باد او د پختونخوا د اسمبلیٔ ټول ممبران ډیر زنده باد، ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میں اسی پر بات کرتا ہوں کہ خدا نہ کرے، اللہ نہ کرے، جناب لیڈر آف دی ہاؤس ہمارے بھائی نے بہت اچھے انداز میں آج جو Winding up Speech کی، کافی جذباتی بھی، کافی مٹھاس والی بھی اور منور خان، اللہ نہ کرے، یہ آخری ہو، ان شاء اللہ اللہ سے بہت بڑی امید ہے کہ ان شاء اللہ آپ دوست بھائی سب ملیں گے، پھر بھی ملیں گے اور ابھی تو آپ کے کئی مہینے باقی ہیں اور کچھ سننے میں آیا ہے کہ شاید کچھ اور ایک سال بھی آپکو مل جائیگا (تالیاں) یہ بات شاید ملک قاسم صاحب کو اچھی نہیں لگی___ اچھی لگی؟ وہ بڑے کچھ اور انداز میں بیٹھے ہیں تو۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): چې دا څو کاله د خندا خبره وه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خوږه خبره وه۔

وزیر اطلاعات: دا خوږه خبره وه، خنګه به پرې ښه نه لګی۔

جناب سپیکر: (قہقہے) خدا کرے، اسی طرح پیار محبت کے ساتھ ہم ملا کریں ادھر، بیٹھا کریں ادھر۔ جی، آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس، Again۔

قائد ایوان: گستاخی معاف جی، زه ډیره بخښنه غواړم، کله نه کله ماحول او جذبات داسې شی چې د سړی نه ډیره ضروری خبره پاتې شی، په دیکښې زمونږه د پریس ورونه ملګری چې کوم دی، دوئ دا څو ورځې په ډیر ښه طریقه باندې بلکه ټول عمر ئے ډیر ښه کوریج کړے دے، نو زه د خپل طرف نه، د حکومت د طرف نه او د ټولې اسمبلئ د طرف نه د میډیا د خپلو دوستانو او د ملګرو ډیره زیاته شکریه ادا کوم، د هغوی د دې سترې د پاره۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ډیره شکریه جی۔ میرے خیال میں بس میٹھی باتیں بھی ہوئیں، سب باتیں بھی ہوئیں، بجٹ بھی سب کو مبارک ہو اور اتنا اچھا پیارا ماحول، محبت بھرا ماحول اللہ آپ کو اس اسمبلی کو ہر وقت نصیب کرے۔ بہت بہت شکریہ، بہت بہت مہربانی۔ اس کے ساتھ میں، څه شته، څه بل څه، ما وئیل که بله څه خبره را او باسئ۔ اب میں اجلاس سے متعلق ایک Prorogation order پڑھ کر سناتا ہوں۔

"In exercise of the power conferred by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. I, Barrister Syed Masood Kausar, Governor of the Khyber Pakhtunkhua, do hereby order that the Provincial Assembly shall, on completion of its business fixed for the day, stand prorogued on Monday, 25^{th} June, 2012, till such date as may hereafter be fixed".

اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔ د ټولو په مخه ښه، د ټولو په مخه ښه۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کیا گیا)